رجسٹرڈ ایل نمبر ... ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۴۲ — جلد ۳۶

کمال دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کے لئے اور دین کتاب اللہ و سنت ... اخبار اہلحدیث امرتسر

اہلحدیث

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بر جاں مسلم داشتن

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث امرتسر ڈاک کرہ بھائی

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...
رؤسا و جاگیرداروں سے ...
عام خریداران سے ...
" " ششماہی ...
ممالک غیر سے سالانہ ...
فی پرچہ - - - - -

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین حسب شرائط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

امرتسر ۱۶۔ رجب المرجب ۱۳۵۸ھ مطابق یکم ستمبر ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک (۸۸۱)

فہرست مضامین

نظم (موت) - - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
خاکساری تحریک اور اس کا بانی - - - ص۳
قادیانی مشن (حق بنانے کا فن دونوں کو آتا ہے) ص۶
خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم - - - ص۷
بریلوی مشن (شفاعت کبریٰ) - - - - ص۸
مباحث علمیہ۔ ہاروت و ماروت کی تحقیق - ص۹
اعلان حق - - - - - ص۱۱
مذاکرہ علمیہ - - - - - ص۱۳
فتاوی - - - - - ص۱۵
متفرقات - - - - - ص۱۶
کل مطلع صاف۔ اشتہارات - - ص۱۹-۲۰

موت

(از مولوی محمد داؤد صاحب ساکن شکراوہ ضلع گوڑگانوہ)

کیوں ہؤا تو مست اے انساں آخر موت ہے — یہ حقیقت جان اے نادان آخر موت ہے
موت کے پنجے سے ہرگز کوئی بچ سکتا نہیں — شیخ ہو سید مغل ہو خان آخر موت ہے
خاک میں ملنا ہے سب کو بس یہی انجام ہے — ہر گدا یا بادشاہ سلطان آخر موت ہے
موت ہے جس کی دوا اب تک نہیں پایا کوئی — ہو حکیم و ڈاکٹر ذی شان آخر موت ہے
کل نفس صاف ہے فرمان رب العالمین — دیکھ لے تو کھول کر قرآن آخر موت ہے
ہے فنا سب کے لئے کوئی نبی ہو یا ولی — غوث ہو یا صاحب عرفان آخر موت ہے
مدعی تھے جو خدا بننے کے آخر کیا ہوئے — دیکھ لے فرعون اور ہامان آخر موت ہے
زندگی ساری مثل موج و حباب آب ہے — سب جہاں ہیں چند دن مہمان آخر موت ہے

داؤد اب کچھ آخرت کے واسطے سامان کر
چھوڑنے دنیا کا سب سامان آخر موت ہے

انتخاب الاخبار

مقامی حالات | کئی دنوں کے امساک باراں کے بعد ۲۲۔ اگست کو موسلادھار بارش ہوئی جس کی وجہ سے موسم میں تبدیلی ہوگئی ہے — پنجاب اسمبلی کے ضمنی انتخاب کے لئے ہر طرف سے کوشش جاری ہے شیخ صادق حسن و ڈاکٹر سیف الدین کچلو کی طرف سے شہر کے مختلف علاقوں میں جلسے ہوئے۔

— یورپ میں جنگ چھڑنے کے پیش نظر ہندوستان کے وائسرائے نے غیر ملکی باشندوں پر اپنے خصوصی اختیارات کی رو سے پابندیاں عائد کر دی ہیں۔

— لاہور۔ خطرہ جنگ کو محسوس کرتے ہوئے پنجاب کے تمام دریاؤں کے پلوں پر پہرے مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ لاہور کے سنٹرل ٹیلیگراف آفس کے تمام دروازوں پر مسلح پولیس کے پہرے لگا دیئے گئے ہیں۔

— کراچی۔ پونہ۔ احمد آباد۔ بمبئی وغیرہ شہروں میں بھی پولیس کے پہرے لگائے گئے ہیں۔

— جرمنی اور روس کا دس سال کے لئے تجارتی معاہدہ ہوگیا ہے۔

— مولانا آزاد (جو شیعہ سنی تنازع لکھنؤ کے سلسلہ میں لکھنؤ قیام پذیر ہیں) کی کوشش سے عارضی طور پر تبرا ایجی ٹیشن بند کر دی گئی ہے۔

— سنگاپور میں تمام تاروں پر سنسر بٹھا دیا گیا ہے

— جنگ کی افواہوں کے باعث راولپنڈی میں سونے کا بھاؤ ۴۲ روپے فی تولہ ہوگیا۔

— کوہاٹ آزاد علاقہ میں قبائلی سنی اور شیعہ میں پھر جنگ ہوئی۔ شیعہ نقصان اٹھا کر پسپا ہوئے۔

— لاہور سے کراچی کی طرف ڈاک لے جانیوالا طیارہ لاہور سے چالیس میل کے فاصلہ پر گر کر پاش پاش ہوگیا۔ دو ہوا باز ہلاک ہوئے۔

— حکومت پنجاب نے جنگ کے خطرہ کے پیش نظر تمام افسروں یا ملازموں کو جو رخصت پر ہیں فوراً واپس بلا لیا جائے۔

— انگلستان اور پولینڈ کے مابین متحدہ معاہدہ پر دستخط ہوگئے ہیں۔ یعنی اگر کسی فریق معاہدہ پر حملہ ہوا تو دوسرا فریق اس کی مدد کو نکل آئے گا۔

— کراچی۔ ایک نیم سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ سندھ کے قحط زدہ رقبہ میں ۲۵ ہزار مویشی مر گئے۔

— پولینڈ جنگی اسلحہ خریدنے کے لئے ۴۳ کروڑ فرانکس فرانس سے قرض لیگا۔

— لندن۔ امریکہ کے سفیر متعینہ لندن کے انگلستان میں مقیم تمام امریکنوں کو برطانیہ سے فوراً روانہ ہو جانے کا حکم دیا ہے۔

— ڈانزگ ۲۴۔ اگست۔ ہر فاسٹر کو ڈانزگ کا سب سے بڑا افسر اور حاکم بنا دیا گیا ہے۔

— ایک مصری اخبار رقمطراز ہے کہ شاہ فاروق کو حکومت برطانیہ نے برطانیہ آنے کی دعوت دی ہے۔

— جبل الطارق۔ جبل الطارق کے تمام محاذ مضبوط کر دیئے گئے ہیں۔ فوجیں قلعہ بند ہیں۔

— رومانیہ اور دیگر بلقانی ریاستوں سے جو ترک واپس ترکی آرہے ہیں انہوں نے فوج میں بھرتی ہونے کی خواہش کی ہے۔ دو سال کی تنخواہ بھی نہیں لیں گے۔

— ترکی اور اٹلی میں کشیدگی پیدا ہو جانے کی وجہ سے اطالوی حکومت نے ترکی کو بھیجا ہوا مال واپس منگا لیا ہے۔ اور اپنے کارخانوں کو حکم دیا ہے کہ ترکی کو کوئی مال نہ دیا جائے۔

— وزیر اعظم برطانیہ نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ نے پولینڈ یا دیگر ممالک سے جو وعدے کئے ہیں ان پر بدستور قائم ہے۔ اگر ضرورت پڑی تو ان کے ایفا کیلئے برطانیہ سینہ سپر ہو کر میدان جنگ میں نکلیگا۔

گنجینہ روزگار | اس کتاب میں ایسی آسان دستکاریاں اور مالا مال کر دینے والے ہنر درج ہیں۔ جن کو دیکھ کر کم از کم ایک سو روپے بخوبی کما سکتے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ نہ بڑے سامان کی ضرورت ہے اور نہ سرمایہ کی فکر جلد منگوا کر فائدہ حاصل کریں۔ قیمت ۸؍
منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

حزب المجاہدین امرتسر کا اجتماع عظیم | حزب المجاہدین ۳ جولائی ۱۹۳۹ء کو بنائی گئی۔ اسی روز خاکساری تحریک و دیگر الحاد پھیلانے والی تحریک کے خلاف نہایت سرگرمی سے کام کر رہی ہے۔ چنانچہ یوم انعقاد سے آج ۲۲۔ اگست تک امرتسر کے مختلف محلوں میں آٹھ بارونق جلسے کر چکی ہے۔ کل مورخہ ۲۷۔ اگست ۱۹۳۹ء کو جامع شیخ خیر الدین میں عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی جس میں بارش ہو جانے کے باوجود امید سے زیادہ رونق ہوئی فالحمد للہ! جلسہ حسب پروگرام آٹھ بجے صبح شروع ہو کر رات ۱۱½ بجے ختم ہوا۔ تحریک خاکساری و مرزائیت کی تردید میں مؤثر تقاریر ہوئیں۔ مدح صحابہ و تبرا پر بھی مدلل تقریر ہوئی۔ بحمد اللہ جلسہ کامیاب ہوا۔ ایک ریزولیوشن بھی پاس ہوا۔ جس میں مشرقی کی اشتعال انگیز تحریروں کی طرف حکومت کو توجہ دلائی گئی۔

خادم دین ربانی محمد عبد اللہ ثانی ناظم حزب المجاہدین امرتسر

پنجاب سول سروس کا امتحان مقابلہ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب سول سروس (ایگزیکیٹو برانچ) کے امتحان مقابلہ (جو اکتوبر میں ہوگا) سے متعلق حکومت پنجاب کے سرکاری اعلان کے سلسلہ میں اعلان کیا جاتا ہے کہ امتحان کے نتیجہ پر چار آسامیاں پُر کی جائیں گی۔ طریق کار جو عام طور پر عمل میں لایا جاتا ہے یہ ہے کہ کامیاب امیدواروں کے اسماء رجسٹر (بی) میں درج کئے جاتے ہیں۔ لیکن انہیں ملازمت اسی وقت ملتی ہے جب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنروں کے عہدہ میں کوئی آسامی خالی ہوتی ہے۔

امتحان کی ٹھیک تاریخیں اور مقام پنجاب اور شمال مغربی سرحدی صوبہ کی پبلک سروس کمیشن کی طرف سے مناسب وقت پر مشتہر کئے جائینگے۔

(لاہور۔ ۲۴۔ اگست ۱۹۳۹ء)

مضامین آمدہ | ظہیر الدین صاحب نظم ۲ عدد۔ نعیم عبد الرحیم صاحب ۲ عدد۔ حافظ محمد یوسف صاحب حنیف غلام احمد صاحب ۲ عدد۔ زین العابدین۔ عبد القیوم صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۶۔ رجب المرجب ۱۳۵۸ھ

خاکساری تحریک اور اس کا بانی

خاکساروں کی طرف سے تہدید آمیز خطوط

إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ

(۱۰)

سلسلہ مضمون ہذا میں خدا جانے کیا اثر رکھا ہے کہ جماعت خاکساران اپنے نام کی بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے خلاف اصول رویہ اختیار کر کے حدود اخلاق سے بھی آگے بڑھ گئی ہے۔ جیسا کہ ہم نے گذشتہ ہفتے لکھا تھا۔ اس سلسلہ مضمون کے خلاف اظہار ناراضی کرنے کو ہمارے پاس خاکساروں کے بہت سے خطوط پہنچے ہیں۔ جن میں ہم پر بڑی خفگی کا اظہار کیا گیا ہے۔ ان سب خطوط کے جواب میں ہمارا ایک ہی جواب ہے کہ

عزیزان من! آپ لوگ غلطی کھا رہے ہیں کہ عسکری تحریک اور عقائد مشرقی کو ایک ہی چیز سمجھتے ہیں۔ ایسا کرنا آپ لوگوں کی غلط فہمی ہے یا مشرقی صاحب کے ساتھ ہم اعتقادی کا نتیجہ ہے جس کا علمائے اسلام کو پہلے سے اندیشہ تھا ہمارے اس سلسلہ مضمون میں عسکری تحریک کے خلاف ایک لفظ بھی کوئی صاحب دکھا دیں تو ہم اپنی غلطی کا اعتراف کر لیں گے کہ تحریک خاکسار کی نسبت ہماری رائے جدا گانہ ہے۔ جو ابھی ہم نے ظاہر نہیں کی۔ آپ لوگ عسکری تحریک کو قوت دینا چاہتے ہیں تو اپنے قائد کو کہہ دیجئے کہ وہ اپنے غلط مذہبی عقائد اور تحریفات قرآنیہ سے رجوع کر لیں۔ جن کا اظہار آپ "تذکرہ" اور "اشارات" وغیرہ میں کر چکے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہم تمہیں ایک مثال سناتے ہیں۔ شاہی زمانے میں ہمارے ملک میں کسی وقت فوج کی کماندار ایک فرنچ لیڈی تھی جو بڑی خوبی سے فوج کو لڑاتی تھی۔ ایسے ہی اورنگ زیب جیسے نیک دل بادشاہ کے زمانے میں بھی اسلامی فوج کے افسر غیر مسلم بھی تھے جو خدمت مفوضہ کو بڑی خوبی سے سرانجام دیتے تھے لیکن وہ اپنے خلاف اسلام مذہبی عقائد کی فوج میں اشاعت نہیں کرتے تھے اگر وہ ایسا کرتے تو شاہان اسلام ایک منٹ کے لئے بھی ان کو اس خدمت پر مامور نہ رہنے دیتے پس آپ لوگوں کو اگر عسکری تحریک سے محبت ہے تو بے شک اس کو تقویت دیجئے۔ لیکن علمائے اسلام کو تبلیغ حق سے نہ روکئے۔ اور آپ یہ سمجھتے ہیں کہ کسی کو کوئی حق نہیں بلکہ ہم کو فرض ہے کہ بہ مقتضائے ایمان بہ تقاضائے صداقت کے شیخ نظر مشرقی صاحب کو غلط عقائد کی اشاعت سے اور علمائے کرام کے حق میں بد زبانی کرنے سے منع کریں۔ ورنہ ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم دونوں باتوں میں مسلک کا اظہار کر دیں۔

(۱) یا تو آپ لوگوں کو ان دو چیزوں (عقائد مشرقی اور تحریک عسکریت) میں امتیاز کرنے کی لیاقت نہیں۔ (۲) یا آپ لوگ مشرقی صاحب کے عقائد سے متفق ہیں (۳) یہی نہ اُن کے عقائد کی تردید کو تردید عسکریت سمجھ کر ناراض ہوتے ہیں پس آپ لوگ ہمیں اطلاع دیں کہ ان تینوں باتوں میں سے کونسی بات صحیح ہے؟

تتمہ گذشتہ پرچے میں اس بات کا ذکر آ چکا ہے کہ مشرقی صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی امیر جماعت اور افسر فوج جیسا مانتے ہیں۔ نیز ان کی امارت کو امت کی طرف منتقل جانتے ہیں۔ اسی سلسلہ میں گذشتہ حوالے کے علاوہ آج ایک اور حوالہ پیش کیا جاتا ہے جو درج ذیل ہے۔

"الغرض مسلمانوں کا امیر امیر ناطق ہے امت کی ہر گرفت سے آزاد ہے۔ اس کا معاملہ صرف خدا اور رسول سے ہے۔ خدا اور رسول اس سے نپٹ سکتے ہیں اس کو چاہیے کہ مشورہ کرے لیکن خود خدا کی مانند وہ لا یشرک فی حکمہ احداً کا مصداق ہے۔" (الاصلاح ۲۴ اساڑھ گذشتہ)

اہلحدیث یہ خیال قرآن و حدیث اور تمام مسلمانوں کے خلاف ہے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ رسول منتخب ہوئے۔ تو انہوں نے حاضرین کو مخاطب کر کے کہا کہ میں اگر کوئی ایسی حرکت کروں جو خلاف دین اسلام ہو تو تم لوگ کیا کرو گے۔ اس کے جواب میں حاضرین نے آپ کو تلوار دکھا کر کہا کہ ہم اس کے ساتھ آپ کو سیدھا کر دیں گے۔ فاروق اعظم خلیفہ دوم کا واقعہ مشہور ہے کہ مال غنیمت سے جو چادریں تقسیم ہوئی تھیں ان میں سے ایک ایک چادر ہر ایک شخص کے

خطابی آئی تھی۔ حضرت عمرؓ نے اس سے اپنا کرتہ بنایا ہے۔ جب آپ خطبہ دینے لگے تو ایک شخص چلایا اٹھا کہ ہم خطبہ نہیں سنیں گے۔ پہلے یہ بتائیے کہ ایک چادر میں آپ کا جبہ کیسے بن گیا؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے اس جوڑے میں اپنے بیٹے کی چادر بھی ملا دی ہے۔ اسپر معترض نے کہا کہ چونکہ اب یہ معاملہ صاف ہو گیا ہے اس لئے ہم خطبہ سننے کو تیار ہیں۔

ان دو واقعات کے علاوہ خلفائے راشدین کے ایسے بیسیوں واقعات تاریخ اسلام میں ملتے ہیں۔ ان خلفائے اسلام کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ آئی تھی جو مشرقی صاحب کہہ رہے ہیں۔

ناظرین! مشرقی صاحب کی جرأت اور دلیری دیکھئے کہ آپ نے امیر جماعت کو کس رتبے پر پہنچایا ہے اور کس طرح اس کو خدائی منصب پر جا بٹھایا ہے۔ ان کی غرض اس سے یہ ہے کہ چونکہ میں امیر جماعت ہوں اس لئے میں (خود بدولت) ان تمام اوصاف کا مستحق ہوں۔ مولانا حالی مرحوم نے اس مصرع میں اسی مضمون کو ادا کیا ہے ؏

غرض کی تواضع غرض کی مدارا

تیسری مثال مشرقی صاحب صحابہ کرام کی فتوحات کا ذکر کرتے ہوئے اپنی تاریخ دانی کا ثبوت ان الفاظ میں دیتے ہیں:-

"ہم نے تیرہ سو برس کی بھول اور کئی سو برس کی خطائے کبیر کے بعد ×× فاروق اعظم اور خالد بن ولید کے اس دین کو پھر سمجھ لیا ہے جو بارہ برس میں چھتیس ہزار شہر اور قلعے فتح کیا کرتا تھا"

(الاصلاح ۱۰ مئی ۱۹۳۵ء ص)

اہلحدیث ہم اپنے قصور علم کا اعتراف کر کے مشرقی صاحب سے اس تاریخی حوالے کا تقاضا کرتے ہیں کہ یہ واقعہ کس زمانے کا ہے جبکہ بارہ سال کے عرصہ میں چھتیس ہزار شہر فتح ہوئے تھے۔

ہم اس امر کا بھی اعتراف کرتے ہیں کہ مشرقی صاحب نے انگریزوں کی بے علمی اور جہالت کا جو تاریخی ثبوت دیا ہے وہ واقعی قابل داد ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ انگریزوں نے جب ہندوستان کو فتح کیا تو انگلستان میں ایک مدرسہ بھی نہ تھا۔ (الاصلاح ۹ جون ۱۹۳۵ء ص کالم نمبر ۳)

واقعی یہ بڑا تاریخی انکشاف ہے جو آج تک کسی نے نہیں کیا کہ ہندوستان فتح ہونے تک انگلستان میں ایک مدرسہ بھی نہ تھا۔ ایسی جاہل بے علم اور ناتراش قوم (انگریز) ہندوستان کو فتح کرلے تو ہندوستانیوں کی بدنصیبی میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔ غالباً ایسے ہی انکشافات کی وجہ سے مشرقی صاحب علامہ کہلاتے ہیں جس کی ہم بھی تصدیق کرتے ہیں۔

چوتھی مثال کلمہ گو مسلمان خدا کو وحدہٗ لاشریک جاننے والے مگر مسائل کی وجہ سے باہمی اختلاف رکھنے والے مشرقی صاحب کے نزدیک مشرک ہیں اور غیر مسلم بت پرستی اور صلیب پرستی کرنے والے مگر اپنی اغراض پر متحد رہنے والے مشرقی صاحب کے نزدیک موحد ہیں۔ اس بارے میں آپ کے الفاظ یہ ہیں:-

"پتھر کے بتوں یا مسیح کی مورت کی عبادت ہندوؤں اور عیسائیوں میں اول تو رہی نہیں یا اگر ہے تو صرف چند لفظوں کے بڑبڑا لینے تک محدود ہے × مسلمان آج صرف منہ سے خدا کو ایک کہتا ہے × اور قومیں اگرچہ منہ سے خدا کو ایک نہیں کہتیں مگر اپنا اکثر وقت خدا کے حکموں کی تعمیل اور نفسانی بتوں سے بغاوت میں صرف کر کے اصل میں یہ ثابت کر رہی ہیں کہ ان کا حاکم وہی خدائے واحد ہے۔ پس جب توحید یہ ہے کہ دل میں کوئی بات نہ رہے[1]۔ اور جب خدا کو ماننے کے کوئی دوسرے معنی لینا ناممکن ہے تو مسلمان یقیناً اس وقت ایک خدا کے ماننے والے نہیں ×× اس حالت میں مسلمان کا ہر وقت لا الٰہ الا اللہ کہتے رہنا بے نتیجہ ہے۔ اللہ سے انعام کی امید فضول ہے خدا کو دھوکا دینا گیا اپنے نفس کو دھوکا دینا ہے ×× وہ (غیر مسلم) اپنوں پر بڑے رحم کرنے والے اور غیروں کے بڑے دشمن اس لئے ہیں کہ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ کے اسلامی اصول کو سمجھ چکے ہیں۔ ان میں تیس کروڑ دیوتاؤں کی پرستش کے باوجود سب کا طریق عمل ایک ہے ×× پس ایسی قوم توحید پر صحیح معنوں میں عامل ہے [...] پر چل رہی ہے۔ اس کو مشرک بت پرست کہنا اندھا پن ہے۔ اپنے نفس کو دھوکا دینا ہے۔ قرآن مجید نے مشرکوں کی تعریف غیر مشکوک الفاظ میں یہ کی ہے کہ مشرک وہ ہیں جنہوں نے اپنی جماعت میں تفرقہ ڈالا ہے"

(اشارات ص۹۶ تا ص۱۰۲)

ناظرین کرام! غور فرمائیے کہ یہ عبارت بآواز بلند بتا رہی ہے کہ مشرقی صاحب کے نزدیک توحید جس کی تعلیم قرآن مجید دیتا ہے صرف عملی توحید ہے۔ یعنی جو قوم ایک مقصد پر جمع ہو جائے وہی موحد ہے۔ چاہے ان کے عقائد میں مسیح ابن اللہ ہو یا کرشن اوتار۔ لات عزیٰ ہو یا کچھ اور۔ مگر جس قوم میں وحدت مقصد نہیں ہے بلکہ بجائے وحدت کے تفرقہ ہے وہ کافر اور مشرک ہے۔ چاہے وہ کتنی ہی وحدت الٰہی کی قائل ہو۔ ایسا کہنے میں مشرقی صاحب نے قرآن، اسلام اور تاریخ اسلام پر جو حملے کئے ہیں وہ اہل علم سے مخفی نہیں۔ قرآن مجید پر حملہ اس لئے ہے کہ قرآن مجید قوم قریش اور دوسری اقوام عرب اور مسیحیوں کو مشرک قرار دیتا ہے۔ حالانکہ وہ اپنے مقصد (مخالفت اسلام) میں سب متفق تھے۔ ملاحظہ ہوں آیات مندرجہ ذیل:-

(۱) لَا يَرْقُبُونَ فِي مُؤْمِنٍ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً (پ ۱۰ ع ۸) (مخالفین کسی مسلمان کے بارے میں نہ قرابت کا لحاظ کرتے ہیں نہ عہد و پیمان کا)

(۲) يَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَٰؤُلَاءِ أَهْدَىٰ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا (پ ۵ ع ۵) (اہل کتاب عرب کافروں کے حق میں کہتے ہیں کہ یہ لوگ مسلمانوں سے زیادہ ہدایت یافتہ ہیں)

---

[1] چاہے خدا بھی نہ رہے۔ (اہلحدیث)

[2] ہندوستان میں رہنے والا اخبار دیکھنے والا، اخبار لکھنے والا، کانگریس اور ہندو مہا سبھا کے واقعات پڑھنے والا، ہندو مسلم باہمی اختلافات جاننے والا اگر ایسا کہے تو عجیب تر ہے۔ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

اسلام پر حملہ اس لئے ہے کہ اس نے مشرکوں کے ساتھ رشتہ مناکحت منع کر دیا ہے چنانچہ صاف اعلان کر دیا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ أُولَٰئِكَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ (پ۲ - ع ۱۱) (البتہ ایماندار غلام بہتر ہے مشرک سے چاہے تم کو وہ (مشرک) بھلا لگے یہ لوگ جہنم کی طرف بلاتے ہیں)

تاریخ اسلام پر حملہ اس لئے ہے کہ مسلمانوں میں حضرت عثمان کی شہادت کے متصل ہی جنگ و پیکار شروع ہو گئی جو خلافت عباسیہ کے خاتمہ تک جاری رہی بلکہ اب تک جاری ہے۔ مشرقی صاحب ہمیں بتائیں کہ یہ کل مسلمان مشرک تھے یا موحد؟

مشرقی صاحب نے جس آیت کے ماتحت مشرک کی تعریف غیر مشکوک الفاظ میں کی ہے اس کے اصل الفاظ یہ ہیں:-

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ (پ۲۱ - ع ۷)

ارشاد ہے کہ دین الٰہی کی اطاعت کے لئے یکسو اور خدا کی طرف متوجہ ہو کر اپنے آپ کو مستعد کرو۔ اس فطرت کو اختیار کرو جس پر خدا نے انسانوں کو پیدا کیا ہے خدا کی فطرت میں تبدیلی نہیں ہے یہی دین مضبوط ہے لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے اور اسی (خدا) سے ڈرتے رہو اور نماز قائم کیا کرو اور مشرکوں میں سے مت ہو جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود بھی گروہ گروہ بن گئے۔ ہر جماعت اپنے ہی خیالات پر خوش ہے۔

یہ آیت اپنا مطلب بتانے میں بالکل صاف ہے اس میں فطرت اللہ کے ماتحت اپنے آپ کو دین کے تابع کرنے کا حکم ہے۔ نیز تقویٰ اور اقامت صلوٰۃ کا ارشاد ہے۔ جن لوگوں نے فطرت اللہ کو چھوڑ کر دوسری راہیں اختیار کر لی ہیں ان کو مشرک اور تفرقہ انداز قرار دیا ہے جو بالکل صحیح ہے۔ فطرت اللہ کیا چیز ہے؟ ان آیات کے علاوہ جن میں اس کی تفصیل کی گئی ہے خود آیت زیر بحث کے اندر الفاظ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ بھی کچھ تشریح کرتے ہیں۔ اسی مضمون کو سورہ بینہ میں بالفاظ ذیل مفصل بیان کیا ہے۔

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ (پ۳۰ - ع ۲۳)

یعنی یہود و نصاریٰ اور مشرکین کو یہی حکم ہوا تھا کہ وہ یکسو ہو کر خالص اللہ کی عبادت کریں اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں یہی دین مضبوط ہے۔

دین قیم کے ذکر کے بعد فرمایا:-

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ

اہل کتاب نے جو تفرقہ کیا ہے وہ بینہ (دلیل) آنے کے بعد کیا ہے۔

ان کا تفرقہ کن باتوں میں تھا انہی باتوں میں جن کو إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ الآیہ میں بیان کیا گیا ہے۔

اب ہم ایک اور آیت پیش کرتے ہیں (گو ضرورت نہیں) جس سے یہ ثابت ہوگا کہ مسلمان باہمی جنگ و جدال کے باوجود مشرک یا کافر نہیں بن سکتے۔ ارشاد ہے:-

إِن طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا (پ۲۶ - ع ۱۳)

یعنی مسلمانوں کی دو جماعتیں اگر آپس میں لڑ پڑیں تو تم (غیر جانب دار مسلمان) ان میں صلح کرا دو۔

باوجود قتل و قتال باہمی کے ان کو مومن کہنا (جیسا کہ آیت میں کہا گیا ہے) ہمارے دعوے کی تصدیق اور مشرقی صاحب کے دعوے کی صریح تکذیب ہے۔

ایک دقیق سوال | بیلچہ پارٹی (جماعت خاکساران) میں کوئی ہندو (بت پرست) شریک ہو جو اس جماعت کے مقاصد سے متفق ہو مگر ہر روز صبح و شام وہ بتوں کی ڈنڈوت اور پوجا پاٹ کرتا ہو۔ بتائیے یہ شخص مشرک ہے یا موحد؟

(نوٹ) ہماری یہ مثال محض فرضی نہیں بلکہ امر واقع ہے۔ کیونکہ مشرقی صاحب کا اعتراف ہے کہ ہماری جماعت میں ہندو وغیرہ بھی سینکڑوں کی تعداد میں شریک ہیں۔ (الاصلاح ۲۱ جولائی ۱۹۳۹ء صٹ)

حضرات! | مشرقی صاحب چونکہ مصطفیٰ کمال پاشا اور امیر امان اللہ خان کے ہم مشرب ہیں۔ جنہوں نے دین اسلام صرف یہی سمجھا تھا کہ اپنی حکومت مضبوط ہے چاہے کوئی صحیح عقائد رکھے یا غلط، احکام شرعیہ بجا لائے یا نہ لائے۔ اس سے ان کو کوئی سروکار نہ تھا اس لئے مشرقی صاحب بھی نوجوانوں کو اپنی بھول بھلیوں میں پھنسا کر اپنے تئیں امیر جماعت منوانا چاہتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ جن علماء نے اکبر جیسے جلیل القدر بادشاہ کی تعلیم يَا أَيُّهَا الْأَكْبَرُ لَا تَأْكُلْ لَحْمَ الْبَقَرِ پر کان نہیں دھرے وہ آپ کی باتوں کو بھی قبول نہیں کریں گے بلکہ آپ کو صاف کہیں گے ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

تفسیر بالرائے

مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کی ایک نئی تصنیف بزبان اردو۔ اس کتاب کی تصنیف کی بہت ضرورت تھی۔ کیونکہ اردو میں کئی ایک تفسیریں شائع ہوئی ہیں جن میں بہت سے مقامات قابل اصلاح ہیں۔ مثلاً "بیان للناس" امرتسری۔ "بیان القرآن" لاہوری چکڑالوی مرزائی۔ شیعہ۔ ترجمہ قرآن بریلوی وغیرہ۔ ان سب تفسیروں اور تراجم کی اہم اغلاط ظاہر کر کے اصلاح کی گئی ہے۔ قابل دید و شنید ہے۔ قیمت صرف ۱۰/

مکالمہ احمدیہ

قادیانی اور لاہوری مرزائی جماعتوں کے وہ مضامین درج ہیں جو ہر دو فریق اپنے اپنے اخباروں (پیغام صلح و الفضل) میں بابت مناظرہ نبوت مرزا شائع کرتے رہے۔ قیمت ۵/

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

ahmadimuslim.de

قادیانی مشن

احمق بنانے کا فن دونو کو آتا ہے

آج کل قادیانی اور لاہوری اخباروں میں یہ مضمون زیر بحث ہے کہ احمق بنانے کا فن کس جماعت میں اچھا ہے۔ اہل پیغام (لاہوری جماعت) نے میاں محمود کو احمق ساز بتایا تو قادیان کے "الفضل" نے لاہوری جماعت کے (مولوی محمد علی صاحب) امیر اور اس کی جماعت کو یہی لقب دیا۔ ملاحظہ ہو اخبار الفضل ۱۲ اگست سن رواں

ہم بحیثیت ایک ثالث بالخیر کے کس کی تصدیق اور کس کی تکذیب کریں۔ جبکہ ہماری نگاہ میں دونو بقول

دل کو روؤں یا جگر کو میں
میری دونوں سے آشنائی ہے

ایک ہی درجے میں ہیں۔ اس لئے ہم کسی کو ترجیح نہیں دے سکتے کہ کون اس فن میں اول ہے کون دوم، کون پاس ہے کون فیل۔ اور کون سینئر کون جونیئر۔ جبکہ دونو ایک ہی استاد کے شاگرد ہیں جو اس فن میں یکہ وتنہا ہیں۔ ہم اپنی عادت کے ماتحت زبانی بات نہیں کرتے بلکہ واقعات صحیحہ پیش کر کے ثابت کرتے ہیں کہ اس فن (احمق سازی) میں جناب مرزا صاحب متوفی ان سب کے استاد تھے۔ اس کی تفصیل سنئے۔

جنوری ۱۹۰۲ء میں آپ نے ایک کتاب اعجاز احمدی لکھی جو درحقیقت میرے نام ہی نذر ہے۔ اس میں مجھے قادیان پہنچنے کی دعوت دی تھی اور انعام بھی مقرر کیا تھا۔ اور میرے سچا اور اپنے جھوٹا ہونے پر اپنے انعام کے علاوہ اپنے مریدوں سے بھی ایک ایک روپیہ دلوانے کا وعدہ کیا تھا۔ آپ کی عبارت کے اصلی الفاظ یہ ہیں :-

"یاد رہے کہ رسالہ نزول المسیح میں ڈیڑھ سو پیشگوئی میں نے لکھی ہے تو گویا جھوٹ ہونے کی حالت میں (فی پیشگوئی یک صد مجموعہ) پندرہ ہزار روپیہ مولوی ثناء اللہ صاحب لے جائیں گے × × اس وقت ایک لاکھ سے زیادہ میری جماعت ہے۔ پس اگر میں مولوی صاحب موصوف کے لئے ایک ایک روپیہ بھی اپنے مریدوں سے لونگا۔ تب بھی ایک لاکھ روپیہ ہوجائیگا وہ سب ان کی نذر ہوگا۔" (اعجاز احمدی ص۲۳)

اہلحدیث | احمدی دوستو! جس صورت میں کہ میں ڈیڑھ سو پیشگوئی جھوٹی ثابت کر دیتا اور پندرہ ہزار روپیہ اس کا انعام مرزا صاحب سے وصول بھی کر لیتا۔ اس پر بھی آپ مرزا صاحب کے حکم کے ماتحت ایک ایک روپیہ جمع کر کے ایک لاکھ مجھے دے دیتے ؟ یا مرزا صاحب کو دور ہی سے سلام کرتے۔ بتاؤ مرزا صاحب کا تمہاری نسبت کیا ظن تھا۔ ہم سے پوچھو تو ہم کہیں گے کہ وہ یقیناً جانتے تھے کہ میں نے اپنے مریدوں کو ایسا ..... بنایا ہے کہ میری ڈیڑھ سو پیشگوئی جھوٹی ہونے پر بھی میرے ہی زیر فرمان رہیں گے۔

لاہوری ممبرو! | قادیانیوں کو تو تم پیر پرستی کی دلدل میں پھنستے ہوئے کہتے ہو۔ ممکن ہے تم اس میں سچے ہو۔ مگر خود تو بتاؤ ۱۹۰۲ء میں مرزا صاحب تم سب کی نسبت کیا یقین رکھتے تھے یہی کہ ڈیڑھ سو پیشگوئی جھوٹی ہونے کی صورت میں بھی تم ان کو مسیح موعود سمجھوگے۔ اور انکے حکم کے باعث ایک ایک روپیہ دیکر تعمیل ارشاد کے مجھے نذرانہ دوگے۔

اس لئے ہم کہتے ہیں کہ تم دونو سر گروہ اپنی جماعت کو احمق بنانے کا فن خوب جانتے ہو۔

کیونکہ ایک بڑے ماہر فن کے شاگرد ہو۔ اس لئے وہ تمہاری نسبت یہ خیال رکھتے تھے کہ ان کا عقیدہ ایسا پختہ ہے گویا یہ شعر ان کے ورد زبان ہے

میں وہ نہیں ہوں کہ تجھ بت سے دل مرا پھر جا
پھروں میں تجھ سے تو تجھ سے مرا خدا پھر جا

خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم

(قسط نمبر ۱۳)

(۲۱ جولائی ۱۹۳۹ء کے بعد)

آئت خاتم النبیین نے بڑے حضرت سے لے کر چھوٹے میاں تک تمام امت مرزائیہ کو پریشان کر رکھا ہے کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ۔ ایک زمانہ میں خلیفہ جی نے اس کے معنے "مہر" کئے تھے۔ (حقیقۃ النبوۃ ص۱۶۱)

یعنی آنحضرت صلعم نبی گر ہیں۔ بخلاف اسکے زیر بحث مضمون کے اندر پہلے تو یہ معنے کئے تھے کہ خاتم النبیین کے معنے ہیں "معیار" نبوت۔ یعنی جس دلیل سے آنحضرت ؐ کی نبوت ثابت ہے اس پر پورا اترنے والا بھی نبی ہوتا ہے۔ (ریویو ستمبر ص۹)۔ مگر اب اس جگہ ریویو ماہ اکتوبر ۱۹۳۸ء میں یہ تیسرا رنگ بدلا ہے کہ خاتم النبیین کے معنے ہیں خاص انبیاء کا بند کرنے والا کما مر بیانہ۔

یہ قول بھی اگرچہ مثل سابقہ تحریفات کے خاص غرض پر مبنی ہے تاہم اس سے اتنا تو عیاں ہے کہ "خاتم النبیین" کے معنے نبیوں کو بند کرنے والا ہی ہیں۔ مگر افسوس کہ خلیفہ صاحب اس پر بھی قائم نہ رہے۔ بلکہ ریویو ماہ نومبر ۱۹۳۸ء میں یہ نیا گل کھلایا کہ آئت خاتم النبیین میں "آنحضرت کے بعد نبی آنے یا نہ آنے کا سوال ہی نہیں ہے۔ صرف یہ معنے ہیں کہ آپ درجہ کے اعتبار خاتم النبیین اور آخری نبی ہیں۔"

ہم حیران ہیں کہ خلیفہ جی کی ان متضاد باتوں کی وجہ سے انہیں کیا سمجھیں۔ میاں صاحب کے والد کا تو یہ فتویٰ ہے کہ "اختلاف خود غرضوں وغیرہ کے کلام میں ہوتا ہے۔" (ست بچن ص۳۰)

خلیفہ صاحب! میں آپ کو ایک آسان راہ سے آئت خاتم النبیین کے معنے سمجھائے دیتا ہوں۔ وہ یہ کہ خود حضور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا جائے۔ سو سنئے۔ آنحضرت ؐ نے یہ معنے کئے :-

"ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین الاتعلم ان الرب الرحیم المتفضل سمی نبینا

الہامات مرزا - مرزا صاحب قادیانی کے مشہور الہامات (۵۰) کی تردید - قیمت ۹ر - مجلد - منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء بلا استثناء وفسرہ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ لانبی بعدی "

(حمامۃ البشریٰ مصنفہ مرزا صاحب صفحہ ۲۰)

یعنی مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت خاتم النبیین کے معنے یہ کئے ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔

خلیفہ صاحب! جس صورت میں خود رسول کریم نے آیت ہذا کے معنے کھول دیئے تو اب بالفاظ مرزا صاحب

" اس کے برخلاف کوئی اور معنے کرنا یہی طور انطرق ہے۔ مسلمان کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی ثبوت نہیں کہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مقام متنازعہ فیہ میں یہی معنے (لانبی بعدی) کئے۔ پس بڑی بے ایمانی ہے جو نبی کریم کے معنوں کو ترک کر دیا جائے "

(قول مرزا مندرجہ حاشیہ صفحہ ۱۶۴ کتاب ست بچن)

میاں محمود احمد صاحب! ؎

اگر اب بھی نہ تم سمجھے تو پھر تم سے خدا سمجھے

حدیث صحیح میں ہے کہ حضور نے فرمایا انی آخر الانبیاء میں آخری نبی ہوں " اس حدیث کا جو عجیب و غریب مطلب مرزا محمود احمد صاحب نے بیان کیا ہے۔ اسے پڑھ کر فرمان خداوندی اتنبئون اللہ بما یعلم فی السمٰوات ولا فی الارض کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے۔ یعنی خلیفہ صاحب خدا کو داؤ سکھانا چاہتے ہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے سرسید احمد کے متعلق لکھا تھا کہ:۔

" جو تاویلیں قرآن کی نہ خدا کے علم میں تھیں نہ رسول کے علم میں نہ صحابہ کے علم میں نہ اولیاء اور قطبوں اور غوثوں، ابدال کے علم میں اور نہ ان پر دلالت النص نہ اشارۃ النص۔ وہ سید صاحب کو سوجھیں " (آئینہ کمالات صفحہ ۲۴)

ایسی ہی روش میاں محمود احمد صاحب کی ہے۔ میاں صاحب نے لفظ اول و آخر کے معنے بتانے کے لئے ایک مثال پیش کی ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ فرض کرو چند آدمیوں کی ایک قطار ہے۔ جیسے قطار ذیل

مرزا غلام احمد — حکیم نور الدین — میاں محمود

اب اس قطار کو مرزا غلام احمد کی طرف سے دیکھیں تو وہ پہلے ہونگے اور محمود آخری۔ اور اگر دوسری طرف سے دیکھیں تو محمود اول اور مرزا جی آخر ہونگے۔

یہ مثال دیکر خلیفہ محمود صاحب راقم ہیں کہ

" اس حقیقت کو مدنظر رکھ کر جب ہم غور کرتے ہیں تو آخر الانبیاء کے معنے حل ہو جاتے ہیں۔ خدا اول بھی ہے اور آخر بھی۔ آنحضرت (خدا) کے مظہر اتم ہیں لازماً آپ بھی اول آخر ہیں "

(ریویو نومبر صفحہ ۱۸)

خلیفہ صاحب! اس قسم کی کچی باتیں آپ کے "دانشمند" مرید تو مان سکتے ہیں مگر ایک منصف مزاج تو ان باتوں کو خرابی دماغ پر ہی محمول کریگا۔

اول و آخر کا مفہوم اگرچہ سورج کی طرح عیاں ہے۔ تاہم رسول کریم نے کج بحثوں کا منہ بند کرنے کے لئے اسے ان الفاظ میں واضح کیا ہے۔ فرمایا:۔

اول الانبیاء آدم وآخرھم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ملاحظہ ہو صحیح ابن حبان۔ یعنی پہلا نبی آدم تھا اور آخری میں ہوں۔

لفظ اول و آخر کے متعلق خلیفہ صاحب مندرجہ ذیل نقشہ کے ذریعہ ایک عجیب نکتہ بیان کرتے ہیں۔

اللہ

سدرۃ المنتہیٰ مقام محمد

ابراہیم

موسیٰ - ہارون

ادریس

یوسف

عیسیٰ - یحییٰ

آدم

قیامت ——— مخلوق ——— ابتداء خلق

اس نقشہ سے ظاہر ہوگا کہ جب اوپر یعنی خدا کی طرف سے دیکھا جائے تو آنحضرت اول ہیں اور جب نیچے کی طرف سے دیکھا جائے تو آپ آخر ہیں پس آپ ہوالاول والآخر کے مظہر ہونے کے اعتبار سے اول الانبیاء بھی ہیں اور آخر الانبیاء بھی۔ خلاصہ یہ کہ آنحضرت رتبہ کے اعتبار سے آخر الانبیاء ہیں۔ اس میں آپ کے بعد نبی آنے یا نہ آنے کا سوال ہی نہیں " (ریویو نومبر صفحہ)

معیار | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا افضل الخلائق ہونا مسلم بلکہ ہمارا تو ایمان ہی یہ ہے کہ ع

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

مگر سوال یہ ہے کہ حدیث انا آخر الانبیاء کے کیا معنے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ اس میں آپ کے بعد نبی آنے نہ آنے کا سوال نہیں۔ مگر لغت عرب، محاورات اہل زبان اس کے معنے لانبی بعدہ ظاہر کرتے ہیں خود حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر انی آخر الانبیاء و انتم آخر الامم (ابن ماجہ) فرمایا ہے تو دوسرے موقع پر آپ جیسے محرفین کی بیخ کنی کے لئے اس مفہوم کو یوں ادا کیا کہ لا نبی بعدی ولا امۃ بعدکم (مسند احمد) یعنی میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت۔ میرے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا تمہارے بعد امت نہ ہوگی۔

فرمائیے! رسول اللہ کی تفسیر کو چھوڑ کر آپ کی بے معنی باتوں پر کون دانا اعتبار کرسکتا ہے۔

خلیفہ صاحب! جس صورت میں کہ آنحضرت مظہر الٰہی ہونے کے باعث خدا کی طرح اول و آخر ہیں۔ آپ کے بعد نبی آنے یا نہ آنے کا سوال نہیں ہے تو پھر خدا بھی انہی معنوں سے اول و آخر ہوگا کہ اسکے بعد دوسرے خدا کے ہونے یا نہ ہونے کا ذکر نہیں؟ ۱۰۰ قربان جائیں آپ کے علم و اعتقاد کے حضرت ہوش کی بات کریں۔ آپ خود لکھ آئے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالےٰ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ انت الاول فلیس قبلک شئی وانت الآخر فلیس بعدک شئی ملاحظہ ہو۔ بتائیں کسی احد کے ہونے کا یا نہ ہونے کا یا ذکر ہے یا نہیں؟ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی ان معنوں سے آخر ہیں کہ لانبی بعدہ

(۲) " خدا نے ...... آدم کو پیدا کیا اور رسول بنا کے

ahmadimuslim.de

اور کتابیں بھیجیں اور سب کے آخر حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا جو خاتم الانبیاء اور فخر الرسل ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص۱۴۱)

خلیفہ صاحب ایک اعتراض یہ کرتے ہیں کہ حدیث میں ایک طرف تو انی آخر الانبیاء ہے مگر دوسری طرف کنت خاتم النبیین و آدم لمنجدل فی طینتہ فرمایا ہے۔ یعنی میں اس وقت بھی خاتم النبیین تھا جبکہ آدم اپنی مٹی میں پڑے تھے۔

الجواب۔ آدم کی پیدائش سے قبل خاتم النبیین ہونا ازروئے علم۔ تقدیر الٰہی کی رو سے ہے جیسا کہ خود دوسرے وقت حضور نے اس کی تصریح فرما دی ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال قالوا یا رسول اللہ متی وجبت لک النبوۃ قال و آدم بین الروح والجسد (ترمذی) صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کے لئے نبوت کب مقدر کی گئی۔ فرمایا آدم اس وقت روح و جسد کے درمیان تھے۔

خلیفہ صاحب نے ماہ نومبر و دسمبر ۳۸ء کے پرچوں میں بعض آیات قرآنیہ اور بعض بے سند اقوال کی تحریف کرتے ہوئے اجراء نبوت کے مسئلہ کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ چونکہ وہ دلائل وہی پرانی تحریفات ہیں جن کا بارہا جواب دیا جا چکا۔ اس لئے انہیں نظر انداز کیا گیا ہے۔ آپ اگر مسئلہ ختم نبوت میں جماعت اہل حدیث کی طرف سے ایک مناظرانہ، جامع و مانع کتاب دیکھنا چاہتے ہیں تو کتاب "خاتم النبیین" کی اشاعت میں اس کے خریدار بن کر خاکسار کی اعانت فرمائیے۔ وباللہ التوفیق۔

بالآخر میں اللہ پاک کا ہزار ہزار شکر کرتا ہوں کہ جس نے مجھے اپنے مقدس رسول کے دشمنوں کا منہ توڑ جواب دینے کی توفیق عطا فرمائی۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

[illegible]

[illegible] کے متعلق [illegible]

[illegible] امرتسر

بریلوی مشن

شفاعت کبریٰ

(از مولوی محمد داؤد صاحب ارشد از کوٹلی رائے ابوبکر لاہور)

حضرات! دنیا عالم میں اللہ احکم الحاکمین نے انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرما کر یہ مہر ثبت کر دی کہ اب کسی شخص کو یہ کہنے کا حق نہیں ہے کہ مجھے راہ ہدایت بتانے والا کوئی نہیں ملا بلکہ حضرت آدم علیٰ نبینا و علیہ السلام کے زمانہ سے لیکر آخر الانبیاء محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد اقدس تک ایک لاکھ چوبیس ہزار نفوس کی ایک جماعت اس امر کے لئے منتخب کی گئی کہ وہ ہر کس و ناکس کو احکام الٰہی سے آشنا کر کے دنیوی اور اخروی مصائب و مشکلات سے نجات دلائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اگر ایک وقت حضرت عمرؓ اسلام کے اشد ترین دشمنوں میں سے ہو کر اسلامی عمارت پر مصائب کی گھٹائیں ڈالتے ہیں تو دوسرے وقت وہی عمر فاروقؓ خلیفہ ثانی ہونے کی حیثیت میں حاکمانہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ یہی حال مصائب اخروی کا ہے۔ جس کا نقشہ اللہ رب العزت نے سورہ حج کے شروع میں کھینچا ہے جو بخوف طوالت اشارۃً ہی پیش کر دینا مفید سمجھتا ہوں۔ محشر کی سختی کا ذکر کرتے ہوئے نبی صلعم نے یہ بھی فرمایا کہ اس دن ہر نبی غضب الٰہی سے خائف ہو کر نفسی نفسی کہتا ہوا نظر آئیگا۔ اس آڑے وقت میں بھی اگر کوئی کام آنے والی شخصیت ہے تو ذات محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے۔ مگر خدا ستیاناس کرے اس تعصب کا جو ہر قول صادق کی تکذیب پر انسان کو مشتعل کرتا ہے۔ گو آپ یہ کہیں کہ دنیا و آخرت میں اگر کوئی حقیقی معنوں میں شفیع المذنبین ہو سکتا ہے تو وہ محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلعم ہیں۔ لیکن بقول اعدا آپ شفاعت کے منکر، محمد صلعم کے بے ادب، اسلامی غدار وغیرہ وغیرہ۔ اور اگر اہل حدیث ہزید مخالف سے [illegible] نبوت و رسالت پر [illegible] تو وہ [illegible]

فرمانبردار۔ بریں عقل و دانش بباید گریست

قارئین عظام! اصل بات یہ ہے کہ ؎

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

حقا کہ بے متابعت سید الرسل
ہرگز کسے بمنزل مقصود رہ نیافت

حقیقت میں حب رسول اطاعت رسول کے سوا لاحاصل ہے۔ اے مخالفو! گوش ہوش سے سنو! اللہ احکم الحاکمین کے الفاظ نقل کرتا ہوں۔ مسلم شریف ج ۱ ص۱۰۳ میں ہے شفعت الملٰئکۃ و شفع النبیون و شفع المومنون (الحدیث) فرمایا۔ جب فرشتے، نبی اور مومن شفاعت کر چکیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائینگے اب میری باری ہے چنانچہ اپنے فضل و کرم سے دوزخیوں کو باہر نکالیں گے جس سے واضح ہے کہ تمام ملائکہ اور انبیاء کے علاوہ مومنین کی شفاعت بھی ہوگی۔ اب تمہارا یہ کہنا کہ جماعت اہل حدیث شفاعت کی منکر ہے اہل تحقیق کے سامنے کیا حقیقت رکھتا ہے۔ اس لئے ہمارا تو یہ دعویٰ ہے کہ سب سے اول شفاعت محمد مصطفیٰ صلعم کی ہوگی۔ بعدہٗ تمام انبیاء اور مومنین کے علاوہ چھوٹے چھوٹے بچے اللہ کے حضور میں حاضر ہو کر اپنے والدین کی سفارش کرینگے اور ان کو دامن پکڑ کر جنت میں لے جائینگے ہاں جس بات کا انکار ہے وہ علی الاعلان کہتے ہیں کہ

وہ بدبخت انسان جس نے رہ محمدی چھوڑ کر پاکپٹن اور اجمیر کی راہ لی۔ لاہور میں [illegible] سے ہوتا ہوا ادھر نکل آئے اور پھر یہ کہے کہ شفاعت محمدی ہمارے ساتھ ہوگی یہ [illegible]

[illegible]

ہے کہ جماعت اہل حدیث کا اشاعت محمدیہ کے متعلق کیا مسلک ہے۔ لیکن عزیز و اور بزرگو ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان اپنے تمام تعلقات جو کسی غیر سے وابستہ ہیں منقطع کر کے براہ راست اپنا تعلق سرکار مدینہ سے

لائے۔ جنہوں نے آخر کام آتا ہے۔ یہ تمام وسائل ضعف الطالب والمطلوب کے ماتحت فسل دیئے جائیں گے

اس لئے ادھر ادھر کی نسبت کو چھوڑ کر یہ کہہ دو کہ سے
کسی کا ہو رہے کوئی نبی کے ہو رہے ہیں ہم

مباحث علمیہ

قرآن حکیم کی روشنی میں ہاروت وماروت کی تحقیق اور اسرائیلی روایات کا بطلان

(بقلم مولوی ابو سعید عبدالرحمن صاحب فرید کوٹی از چنیوٹ)

(قسط ثانی)

مضمون ہذا کی پہلی قسط "اہلحدیث" ۱۸۔ اگست میں شائع ہو چکی ہے۔ جس میں ہاروت وماروت کے واقعہ کے متعلق چودہ مختلف حوالے درج ہوئے ہیں۔ آج ان حوالجات پر نامہ نگار صاحب نے تنقید کی ہے۔ ناظرین سابقہ مضمون مدنظر رکھ کر آج کا بھی ملاحظہ فرمائیں۔ (مدیر)

ایک گروہ کا خیال یہ ہے کہ ہاروت وماروت فرشتے نہیں تھے اور نہ ہی وہ انبیاء تھے۔ بلکہ دو شخص تھے جن پر اللہ تعالیٰ نے خصوصیت کے ساتھ سحر نازل کیا تھا اور یہ دونوں شخص لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے اور وقت تعلیم یہ کہہ دیتے تھے کہ دیکھو تم جادو مت سیکھو۔ ہم تو ایک فتنہ اور آزمائش ایمان کا سبب ہیں۔ خدا تمہاری آزمائش چاہتا ہے۔ اس لئے اگر نہ سیکھو گے تو یہی تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ یہ سب کچھ کہنے کے بعد دونوں جادوگر (جو دراصل اللہ کے نیک بندے تھے) لوگوں کو سحر سکھا دیتے تھے۔ اس گروہ میں پھر دو جماعتیں ہیں ایک کہتی ہے کہ یہ دونوں جادوگر نیک بندے تھے اور ان کا جادو خدا کی طرف سے نازل ہوا تھا۔ دوسری جماعت ان دونوں کو ملنگ تسلیم نہیں کرتی۔

تیسرا گروہ ہے ۔۔۔ فرشتے تسلیم ۔۔۔ تسلیم کرنے کے لئے

طیار نہیں۔ اور نہ ہی یہ گروہ اس بات کا قائل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان دو فرشتوں پر یا کسی دو شخصوں پر جادو یا کسی قسم کا سحر نازل کیا تھا۔ بلکہ یہ گروہ ان تمام قصص کو لغو اور خرافات اسرائیلیات تسلیم کرتا ہے۔ اس لئے کہ قرآن مجید نے ما نافیہ کے ساتھ صاف اور واضح طور پر اعلان کر دیا کہ خدا نے ملکین (یعنی آدمیوں اور فرشتوں) پر کوئی سحر نازل نہیں کیا۔ اور اسلام کے اکثر مستند مفسرین و علماء کرام نے اسی تیسرے گروہ کا مسلک اختیار کیا ہے۔

ان تینوں گروہوں کے خیالات پر نقد و تبصرہ کرنے سے قبل نمبر ا تا ۱۴ (جو اہلحدیث ۱۸۔ اگست میں شائع ہو چکے ہیں) پر اچھی طرح غور کر لینا چاہیئے اور دیکھنا چاہیئے کہ ان روایات میں کس قدر زمین و آسمان کا فرق ہے۔ محض نقلاً ہی نہیں بلکہ عقلاً بھی ان کا تسلیم کر لینا ناممکن و محال نظر آتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ایک مسئلہ عقلاً ہماری سمجھ میں نہ آسکے؟ لیکن یہ تو ہو سکتا ہے کہ یہ روایات اسناداً صحیح ہوں۔ پس جو مسئلہ شریعت کے طور پر ثابت ہو جائے۔ وہاں ہمیں اپنی عقل کو قطعاً قربان کر دینا پڑیگا۔ اب ان روایات پر دونوں طرح سے تنقید کر لینا ضروری ہے۔

اس آیت میں ۔۔۔ بحث یہ ہے کہ ما انزل علی الملکین ۔۔۔

میں ما نافیہ (یعنی نہیں) ہے یا موصولہ (یعنی جو) ہے؟ بعض علماء جو ملائکہ پر نزول سحر کو جائز سمجھتے ہیں ان کے نزدیک ما موصولہ اور جو ناجائز سمجھتے ہیں ان کے نزدیک نافیہ ہے۔ کمال کی بات یہ ہے کہ جو علماء ما موصولہ مانتے ہیں وہی حضرات ان اسرائیلیات کو لیکر قرآن حکیم کی تفسیر میں ایک اچھا خاصہ ناول طیار کر لیتے ہیں اور ما موصولہ مان لینے سے اسرائیلیات کے داخلہ کے لئے دروازہ کھل جاتا ہے۔ دوسرا گروہ جو ما کو نافیہ کہتا ہے وہ ان تمام یہودی افسانوں کو نہیں لیتا۔ جن علماء سلف نے ما کو نافیہ مانا ہے ان کے اسماء یہ ہیں۔ عبدالرحمن بن ابزی۔ ابوالعالیہ قرطبی۔ امام فخرالدین رازی۔ ابن ابی حاتم۔ ربیع بن انس۔ بعض روایات میں ابن عباس۔ تفسیر خازن ابن کثیر۔ کبیر وغیرہ۔ ما انزل علی الملکین لم ینزل علی الملکین۔ در منثور بروایت ابن عباس در منثور میں صاف طور پر ما انزل میں ما کا معنی تلمیذ ابن عباس سے منقول ہے مگر ہمارے بعض علماء نفی کے معنی کو گناہ عظیم سمجھ رہے ہیں۔

ملکین پر بھی اختلاف ہے۔ ملکین سے مراد بعض علماء نے فرشتے لیا ہے۔ بعض نے دو سردار یا دو شخص بعض نے اقوام جن کے دو جن مراد لئے ہیں۔ بعض نے سلیمان اور داؤد علیہ السلام کو اور بعض نے جبرئیل و میکائیل کو مراد لیا ہے یعنی صرف ملکین پر پانچ مختلف اقوال موجود ہیں جو ایک دوسرے کے خلاف ہیں۔

ہاروت وماروت۔ تیسری روائت میں اوپر گزر چکا ہے کہ ہاروت وماروت، سلیمان، داؤد علیہ السلام کے پاس گئے۔ تاکہ ان کی بخشش کا کوئی سامان پیدا ہو جائے۔ چنانچہ سلیمان کی دعا سے ملائکہ کو عذاب دنیا کا سزاوار قرار دیا گیا۔ اور اس کے برخلاف روائت نمبر ۲ میں گزر چکا ہے کہ ہاروت وماروت کا واقعہ حضرت ادریس علیہ السلام کے زمانہ کا ہے۔ اور اسی پیغمبر کی معرفت خدا تعالیٰ نے فرشتوں کو عذاب دنیا کا سزاوار گردانا۔ اب یہ دونوں روائتیں آپس میں زمین و آسمان کا تضاد رکھتی ہیں۔ اس لئے ۔۔۔

(۸۵۹)

اور [illegible] علیہما السلام کے درمیان کم وبیش تین ہزار سال [illegible] - اور پھر یہ کس قدر مضحکہ خیز بات ہے کہ بعض کے نزدیک سلیمان و داؤد علیہما السلام ہی خود ہاروت و ماروت ہیں؟

پھر دوسری روایت نمبر ۲ کو لیجئے۔ جس میں آیا ہے کہ یہ دونوں فرشتے چاہ بابل میں الٹے منہ لٹک رہے ہیں۔ اور اس کے برعکس نمبر ۳ کو لیجئے۔ جس میں بیان ہوا ہے کہ یہ فرشتے زمین و آسمان کے درمیان لٹک رہے ہیں۔

پانچویں نمبر میں جو کچھ بیان ہوا ہے وہ یہ ہے کہ اجرام فلکی میں موجودہ زہرہ ستارہ وہی زہرہ عورت ہے۔ یہ کس قدر عقل کے خلاف ہے۔ ایسی بے ثبوت باتیں تو وہ شخص کہہ سکتا ہے جو علم ہیئت سے بالکل نابلد ہو۔ ۵ فٹ کی ایک حسین و شکیل عورت کو ہزاروں میل لمبا چوڑا خوبصورت ستارہ بنا دینا کونسی سزا ہے؟

اور پھر روایت نمبر ۹ کو پڑھ کر دیکھئے وہ اس سے بھی زیادہ تعجب انگیز اور امیر حمزہ کی داستان سے ملتی جلتی ہے کہ یہ عورت دراصل زہرہ ستارہ تھی۔ جو عورت بناکر بھیجی گئی اور بدکاری کے بعد پھر اسی زہرہ ستارہ کی شکل میں مسخ ہو گئی۔ ایسی کہانیاں پڑھ کر بے ساختہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا پڑتا ہے۔ کہ تفسیر القرآن میں ایسے لغو قصوں کو خدا جانے کن مقاصد کے مدنظر جگہ دیدی گئی۔

چھٹی اور ساتویں دو روایتوں پر کیا خاک جرح کی جائے۔ جن کا نہ کوئی منہ ہو اور نہ سر محض جادوگرنی عورتوں اور مردوں کی کہانیاں ہیں جو تفسیر القرآن جیسی پاک جگہ میں درج کردی گئیں۔ آپ نے ان روایات سے اندازہ لگا لیا ہوگا کہ ان میں کس قدر گرے ہوئے تخیلات ہیں۔ میں نے تو محض تفنن طبع کے طور پر لکھ دیا ہے۔ تاکہ آپ میرے اس قول کی تصدیق کر سکیں کہ فی الحقیقت یہ قصے الف لیلے کی داستان کا ایک ٹکڑہ ہیں۔ باقی نمبر ۸ تا ۱۳ کا ذکر اوپر ضمناً آچکا ہے

عجیب الجھن

میں نے ابن کثیر۔ فتح البیان۔ معالم خازن۔ ابی السعود۔ بحر المحیط اور تفسیر طبری میں ہاروت و ماروت کے اس مقام کو بار بار پڑھا لیکن جتنی بار پڑھا۔ دماغ الجھتا ہی گیا۔ اس کی صورت یہ ہے کہ آپ عبد الرحمٰن بن ابزیٰ اور ربیع بن انس کا قول اوپر دیکھ چکے ہیں۔ انہوں نے حرف مَا کو نافیہ تسلیم کیا ہے۔ لیکن ابن کثیر صفحہ ۲۴۶ پر ربیع بن انس کے ایک قول سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ جادوگروں کے وجود اور جادو کے منزل من اللہ ہونے کو تسلیم کرتے ہیں اور پھر حیرانی کی بات یہ ہے کہ مَا نافیہ تسلیم کرنے کے بعد (جبکہ جادوگروں کے جادو اور ان کے وجود کا صاف طور پر انکار ہو جاتا ہے تو) سحر کا نزول من اللہ ہونا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ اگر نزول سحر کا اقرار کرنا ہی ہے تو مَا کو نافیہ کیوں تسلیم کیا گیا؟ کیوں نہ مَا کو موصولہ کہہ دیا گیا؟

اور پھر اس سے زیادہ حیران کن وہ عبارت ہے جو تفسیر ابن کثیر کے صفحہ ۲۴۲ پر لکھی ہوئی ہے۔ جہاں یہ کہا گیا ہے کہ یہ تمام اسرائیلی فضول کہانیاں ہیں۔ اور ان قائلین میں پھر ربیع بن انس ہیں۔ اس کے سوا بہت بڑے تعجب کی بات یہ ہے کہ جن علماء کرام کے نزدیک مَا موصولہ ہے نافیہ نہیں ان کے ترجمہ کے مطابق بلاشبہ ہاروت و ماروت کو فرشتہ اور ان پر جادو کا نزول من اللہ ماننا پڑتا ہے۔ لیکن اسی تفسیر کے دوسرے صفحات پر ہم دیکھتے ہیں کہ مَا موصولہ ماننے والے علماء کے نزدیک نزول سحر جائز ہی نہیں۔ اور انکے اقوال صاف موجود ہیں کہ نہ خدا نے دو فرشتوں کو بھیجا نہ ان پر جادو نازل کیا گیا اور نہ ہی خدا کی طرف سے نزول سحر جائز ہے۔ الغرض مَا کو نافیہ یا موصولہ ماننے والوں کی تفاسیر آگے چل کر خلط ملط بحث اختیار کر لیتی ہیں۔ جس سے عام لوگوں کے لئے دشواری ضرور ہوتی ہے۔ اور ایسے مواقع پر صرف غواص و دقیقہ سنج ہی حقیقت کی گہرائیوں تک پہنچ سکتے ہیں۔

اب یہاں سے ہٹ کر اس مسئلہ پر غور کیجئے۔ جس کا ذکر میں اوپر کر چکا ہوں وہ یہ کہ ہاروت فرشتہ تھے یا نہیں؟ اور اگر فرشتہ نہیں تھے تو پھر کیا تھے اب پہلے اس گروہ کے خیالات کی تنقید کیجئے جن کے نزدیک ہاروت و ماروت حقیقی طور پر فرشتے تھے اور انہوں نے فی الحقیقت زہرہ کے ساتھ بدکاری کی۔ جس کی سزا میں فرشتوں کو چاہ بابل میں لٹکا دیا گیا اور زہرہ کو ستارہ بنا دیا گیا۔ مفسرین نے اس واقعہ کی تاریخ میں سخت اختلاف کیا ہے۔ کسی نے ادریس علیہ السلام کا زمانہ بتایا ہے اور کسی نے سلیمان علیہ السلام کا۔ کسی نے سلیمان و داؤد علیہ السلام کو ہی ہاروت و ماروت مانا ہے اور کسی نے جبرئیل و میکائیل کو ہاروت و ماروت کہہ دیا ہے۔ ان متخالف و متضاد حالات سے بخوبی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ تمام روایات یہودی اور اسرائیلی روایات ہیں۔ جیسا کہ آگے چل کر میں اپنے اس دعویٰ کو ثابت کروں گا۔

اور بالفرض اگر ایک منٹ کے لئے نزول سحر مان لیا جائے کہ خدا تعالیٰ نے دو فرشتوں یا دو مردوں پر سحر نازل کیا تھا۔ تو قرآن کی نص صریح کے یہ بالکل مخالف پڑتا ہے۔ ولکن الشیاطین کفروا یعلمون الناس السحر میں خدا تعالیٰ صاف فرماتا ہے کہ جادو سکھانا شیطانوں کا کام ہے۔ اب آپ فرمائیے کہ کبھی ایسا ہو سکتا ہے کہ خود خدا جادو سکھانے والوں کو شیطان کہے اور پھر معاذ اللہ خود ہی فرشتوں پر سحر نازل کرے؟ ایک جگہ جادو کو شرک و کفر اور شیطانی کام بتلائے اور دوسری جگہ وہی فعل خود کرے۔ ادنیٰ درجہ کا آدمی بھی تو ایسی حرکت نہیں کر سکتا۔ خدا کی پناہ پھر یہ خدا کی طرف کیسے منسوب ہو سکتا ہے؟

سبحان اللہ عما یشرکون۔

احادیث کی رو سے سحر شرک اور اس کا کرنے والا گمراہ کرنے والا بلکہ اس پر اعتقاد رکھنے والا بھی درجہ کفر تک پہنچتا ہے اور بعض خلفاء اسلام نے جادوگروں کو قتل کرا دیا تھا اور جب جادوگر عقیدہ کافر اور واجب القتل ٹھیرتے ہیں۔ تو جادوگروں کے معلم اعلیٰ کا کیا حسن حشر ہونا چاہئے؟ فافهموا وتدبروا۔ چنانچہ امام فخر الدین رازیؒ نے تفسیر کبیر صفحہ ۴۲۵ پر نزول سحر کا نہایت شدت کے ساتھ انکار کیا ہے۔ ان السحر لا ینضاف الا الی الکفرۃ والفسقۃ والشیاطین المردۃ وکیف یضاف الی اللہ ما ینھی عنہ و

(احسن القصص، یعنی تفسیر سورہ یوسف [illegible] [illegible] ۱۲ [illegible])

بین منہ علیہ با لعقاب۔ خلاصہ ترجمہ جادو کی نسبت کافر، فاسق اور ملعون شیاطین کی طرف کی جاسکتی ہے اور خدا کی طرف سحر کی نسبت کیسے کی جائے جو خود اس سحر سے منع کرتا ہے اور سحر کے لئے وعید فرماتا ہے۔ اس کے سوا قرآن مجید میں جا بجا ساحرین کی مذمت آئی ہے ولا یفلح الساحر حیث اتی۔ ان دلائل سے ثابت ہو گیا کہ خدا تعالیٰ نے کوئی سحر کسی فرشتہ یا آدمی پر دنیا میں نہیں بھیجا۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ جب عقلی و نقلی دلائل بن نہ پڑیں تو بعض حضرات یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے آزمائش کے لئے سحر نازل کیا تھا۔ ان کا یہ وہم بھی باطل ٹھیرتا ہے۔ اس لئے کہ اگر سحر آسمان سے نازل ہونے کی کوئی مقدس چیز ہوتی تو سامری جیسے ساحر اسے طیار نہ کرسکتے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ سامری نے بھی ایک طلسماتی بچھڑا بنایا تھا اور کتنا بڑا جادو گھڑ لیا تھا کہ لوگ پکار اٹھے۔ ھذا الھنا و الہ موسیٰ فنسی (آیہ) ترجمہ۔ دراصل یہی ہمارا اور موسیٰ کا خدا ہے۔ قائلین سحر کی من گھڑت روایات بتلا رہی ہیں کہ خدا نے جو جادو نازل کیا تھا وہ سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں تھا۔ اور سحر سامری موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں اس خدائی جادو سے ٹھیک چھ سو سال قبل طیار ہو چکا تھا۔ بلکہ سحر کا وجود تو اس سے بھی ہزارہا سال قبل پایا جاتا ہے۔ تو اس کا اب یہ معنیٰ ہوا کہ سامری اور فرعونی جادوگروں کے سحر کے بعد خدا کا جادو آیا۔ (جبکہ جادو کی مطلق ضرورت نہ تھی)۔ اور جب انسان کا بنایا ہوا سحر دنیا میں پورے زوروں کے ساتھ چل رہا تھا تو آسمانی جادو کی کیا ضرورت تھی؟ کیا یہی سحر آزمائش کے لئے کافی نہ تھا؟ خدائی جادو کی آزمائش کے لئے ضرورت تھی؟

اور مشاہدہ کے طور پر بھی ہم دیکھ رہے ہیں کہ لوگوں کا طیار کردہ سحر جا بجا مل جاتا ہے۔ لیکن خدائی جادو کا ایک حرف آج تک نہیں ملا۔ شواہد بتلا رہے ہیں کہ نہ تو خدا نے جادو بھیجا اور نہ ہی خدائی جادو کی ضرورت تھی۔ اس لئے کہ دنیا میں دس نحس چیزیں پہلے

کونسی کمی تھی۔ البتہ اگر کمی تھی تو ہدایت کی کمی تھی جسے خدا تعالیٰ نے بروقت اپنے انبیاء و مرسلین پر نازل کیا۔ قائلین سحر کہا کرتے ہیں کہ فرشتوں کا جادو زوجین کے تعلقات کو بگاڑنے والا تھا۔ افسوس کہ اس وقت ان علماء کو یہ حدیث کیوں بھول گئی کہ شیطان کا سب سے بڑا کام یہی نشوز زوجین ہے؟ اور یہ مذموم نسبت خدا کی طرف کیسے ممکن و جائز ہو سکتی ہے؟ اور پھر یہ نشوز زوجین تو بعض اوقات محض روپیہ پیسہ اور لالچ طمع سے بھی کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً ایک غریب عورت کو زرکثیر کا لالچ دیکر یا ایک مرد کو روپیہ کا طمع دلا کر زن و شوہر کا تعلق خراب کیا جائے تو بہت جلد اور بڑی خوبی کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ اور اس کے سوا رات دن ابلیس اپنے شیطانی لشکر کے ساتھ یہی خدمت انجام دے رہا ہے۔ تو خدا تعالیٰ کو آگ پر تیل چھڑکنے کی کیوں ضرورت ہوئی؟ کیا ایسے وقت کا تقاضا یہی تھا کہ خدا کی طرف سے بھی زوجین کے باہمی تعلقات خراب کرنے کے لئے وحی کے طور پر سحر کا نزول ہو؟ نہیں ہرگز نہیں؟ بلکہ ایسے موقع پر تو حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے پیغمبر کی ضرورت تھی۔ جو تمام جادوگروں اور مکاروں

کے پردوں کو چاک کرکے باطل کو تباہ و برباد اور حق کا بول بالا کرتے۔ علاوہ ازیں ان اسرائیلی روایات میں بھی تو یہ کہیں نہیں لکھا ہوا ہے کہ خدا تعالیٰ نے دو فرشتوں کو جادو دیکر بھیجا اور وہ جادو سکھایا کرتے تھے۔ بلکہ ان اسرائیلی خرافات میں تو صرف یہ ہے کہ ملائکہ نے ابن آدم کے گناہوں پر تضحیک کی کہ اے خدا ابن آدم بہت بڑا پاپی ہے۔ اس کہنے پر خدا تعالیٰ نے دو فرشتوں کو بھیجا اور وہ بھی اسلئے کہ ان کو پتہ چل جائے دنیا کیسی میٹھی اور لذت انگیز ہے یہاں جاکر معاصی سے بچ رہنا کس قدر دشوار اور صرف مرد صالح کا ہی کام ہے۔ چنانچہ وہی کچھ ہوا۔ فرشتے آئے اور فارسی حسینہ کے جلوہ حسن کی ایک تاب بھی نہ لاسکے۔ دیکھتے ہی بے قرار ہو کر آلودہ عصیان ہوئے۔ قرآن حکیم میں نزول سحر کا انکار ہو رہا ہے۔ اور بعض مفسرین باب التفسیر میں ملائکہ کے عشق و محبت اور فسق و فجور کی بیہودہ داستان پارینہ بیان کر رہے ہیں۔ اور تفاسیر میں جو کچھ ما انزل علی الملکین کے تحت مواد مل رہا ہے وہ یہی زہرہ کے عشق و حسن کی کہانی ہے۔ ایک لفظ بھی تو ایسا نہیں جس کا مفہوم یہ ہو کہ خدا تعالیٰ نے ہاروت و ماروت دو فرشتوں پر سحر نازل کیا تھا۔ پھر خدا جانے مابعد علماء نے یہ طویل

داستان گھڑ لی اور شامل کر دی (باقی)

اعلان حق

ہر کلمہ گو مسلمان پر واجب ہے کہ وہ ان چار مسائل پر ضرور عمل پیرا ہو بغیر اس کے وہ نہ تو مومن بن سکتا ہے اور نہ اللہ کی خوشنودی حاصل کرسکتا ہے وہ یہ کہ (۱) تحصیل علم جس سے خدا اور رسول اور دین اسلام کی مدلل معرفت حاصل ہو۔ (۲) اس علم پر عمل۔ (۳) بندگان خدا کو دین اسلام کی دعوت۔ (۴) دعوت تبلیغ میں جو مشقت اور اذیت لاحق ہو اس پر صبر و تحمل۔

ان چاروں مسائل کی دلیل یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۔ ترجمہ۔ زمانہ کی کرد ساعت

لوگ) نقصان میں ہیں مگر وہ (لوگ) (۱) جو ایمان لائے (۲) اور نیک عمل کئے۔ (۳) اور ایک دوسرے کو حق (پیروی) کی ہدایت کرتے رہے (۴) اور ایک دوسرے کو (مصیبت میں) صبر کرنے کی تاکید کرتے رہے۔ حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اللہ جلشانہ اگر اپنے بندوں پر حجت قائم کرنے کے لئے صرف یہی سورہ نازل فرماتا تو کافی تھی۔ کتب احادیث اور کتب شرعیہ میں اس کے بہت سے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ ایک زمانہ وہ تھا جبکہ تبلیغ کے شور سے سارا ہندوستان گونج رہا تھا مگر آج کسی طرف سے ایک حقیر آواز بھی نہیں سنائی دیتی اور مسلمان اس طرف سے قطعی لاپرواہ اور غافل ہیں۔ لہذا مسلمانوں میں عملی بیداری پیدا کرنے کی

ahmadimuslim.de

سخت ضرورت ہے۔ ہندوستان میں لاکھوں نومسلم اسلامی تعلیم سے قطعی ناواقف ہیں اور ان کے گمراہ ہوجانے میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ کروڑوں بندگان خدا کفر و ظلمت کی تاریکی میں پڑے ہوئے ہیں۔ اون کے کان حقیقہ کے نام اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیغام سے ناواقف محض ہیں۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ اپنے ان دینی و ملکی بھائیوں کو جہالت اور کفر کی تاریکی سے نکال کر اسلام کے اعلیٰ محاسن سے باخبر کرنے کی کوشش کریں۔

خادم قوم (پنڈت مولوی) محمد طاہر ڈوجاتی مبلغ اسلام قنوج ضلع فرخ آباد۔

مذاکرہ علمیہ

(از مولوی ابوالطیب عبدالصمد صاحب مبارکپوری اعظمی)

اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۵ جمادی الاول سنہ رواں میں ابویحیٰی محمد زکریا صاحب نے عنوان مذکور کے ماتحت علماء اہل حدیث کو متوجہ کیا ہے کہ حدیث مندرجہ مذاکرہ پر روشنی ڈالیں بناءً علیہ یہ سطور پیش کش ہیں۔ مذاکرہ میں حدیث یوں نقل کی گئی ہے۔ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینام الرجل علی السطح لیس بمحجوب۔ حدیث کے یہ الفاظ کس کتاب کے ہیں حوالہ نہیں بتلایا گیا ہے گو اسکے معنی بھی بتکلف درست ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس کے الفاظ دراصل اس طرح پر ہیں۔ "نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ ان ینام الرجل علی سطح لیس بمحجور علیہ" (مشکوٰۃ باب الجلوس والنوم والمشی۔ ترمذی عن جابر) اسکے معنے ظاہر ہیں یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی چھت کے اوپر جسکے کنارے پتھر (وغیرہ) سے گھیرے ہوئے نہیں ہیں خفت و خواب سے منع فرماتے ہیں: کیونکہ ایسی چھت پر سونے سے نیچے گر پڑنے کا قوی اندیشہ اور غالب گمان ہے اس سے احتیاط کرنا ضروری ہے۔ اس صورت میں لیس بمحجور علیہ جملہ بتاویل مفرد ہو کر سطح کی صفت واقع ہے۔ الرجل کی صفت نہیں بن سکتا۔ اس لئے کہ مطابقت بین الموصوف والصفت معدوم ہے جس کا وجود ضروری ہے۔ اسکی تائید دوسری حدیث سے ہوتی ہے جو یہ ہے۔ من بات علی ظہر بیت لیس علیہ حجاب وفی روایۃ حجار فقد برئت منہ الذمۃ" (ابوداؤد عن علی بن شیبان۔ مشکوٰۃ باب مذکور) یعنی جو کوئی گھر کی ایسی چھت پر جس پر کوئی اوٹ نہیں ہے، اور ایک روایت میں ہے کہ جس پر پتھر نہیں (لگے) ہیں رات گذارے تو اللہ کا ذمہ اس سے بری ہے" یعنی اللہ اسکی حفاظت کا ذمہ دار نہیں۔ پس ایسی صورت میں اگر کوئی رات کو چھت پر رہے بھے۔ سوئے بیٹھے اور بدقسمتی سے نیچے گر جاوے تو اس کا الزام اسی پر ہوگا تمام لوگ اسی کو نصیحت و ملامت کرینگے اور یہ نہیں کہا جاویگا کہ اللہ تعالیٰ نے اسکی قسمت میں یہی لکھ دیا تھا بلکہ ایسی صورت میں اللہ کی حفاظت و صیانت اس سے مرتفع ہو جاتی ہے کیونکہ وہ خود بلا میں پھنسنے کا سبب بنا اور ہلاکت کے لئے متعرض ہوا۔ اس سے یہی ثابت ہوا کہ اسباب اور ذرائع و وسائل کا مہیا کرنا اور عمل میں لانا انسان پر لازم ہے جیسا کہ دوسری روایت میں ہے کہ ایک صحابی نے دریافت کیا کہ اونٹ کو کھلا چھوڑ دوں اور اللہ پر توکل کروں یا باندھوں اور توکل کروں آپ نے ارشاد فرمایا "اعقلھا وتوکل" باندھ اور توکل کر۔

الف کا یہ مطلب بیان کرنا کہ "انسان مادرزاد برہنہ ہوکر کسی میدان میں نہ سوئے" نہایت لغو اور مہمل ہے اسلئے کہ مادرزاد برہنہ ہوکر سونا تو ہر مکان میں مکروہ و قبیح بلکہ حرام ہے۔ کوئی شریف الطبع اور صحیح الفطرت انسان اس کو کبھی اور کسی حال میں پسند نہ کریگا چہ جائیکہ بلا ضرورت کراہت طبعی کے ایسا کرنا یہ تو بہت ہی معیوب ہے۔ پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم جن کی حیا اور غیرت تمام انسانوں سے بدرجہا بڑھ کر اور کامل تر ہو۔ اپنے کلام میں ایسا فرمائیں؟ حاشا و کلا۔ اگر الف کے بیان کردہ معنے صحیح ہوں تو ثابت ہوگا کہ میدان کے علاوہ یعنی مکان کے اندر مادرزاد برہنہ سونا ممنوع نہیں ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے۔ جیسا کہ بہز بن حکیم اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ قلت یا نبی اللہ عوراتنا ما ناتی منھا و ما نذر قال احفظ عورتک الا من زوجتک او ما ملکت یمینک قلت یا رسول اللہ اذا کان القوم بعضھم فی بعض قال ان استطعت ان لا یراھا احد فلا ترینھا قال قلت یا نبی اللہ اذا کان احدنا خالیا قال فاللہ احق ان یستحیی من الناس (ترمذی) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہم اپنی شرمگاہ سے کیا چیز ظاہر کریں اور کیا چیز چھوڑیں یعنی ظاہر نہ کریں آپ نے فرمایا اپنی شرمگاہ کو نگاہ رکھ مگر اپنی بیوی سے یا اپنی لونڈی سے۔ کہتے ہیں (وہ) میں نے عرض کیا جب ایک قوم اپنی قوم کے ساتھ ہو (تو کیا کرنا چاہئے) آپ نے فرمایا اگر تیرے بس میں یہ بات ہو کہ تیری شرمگاہ کو کوئی نہ دیکھنے پائے تو ہرگز مت دکھلا۔ کہتے ہیں میں نے عرض کیا۔ جس وقت ہم میں سے کوئی شخص تنہا ہو (تو کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا لوگوں سے زیادہ اللہ تعالےٰ حق رکھتا ہے کہ اس سے شرم کی جاوے (غرض کسی حالت میں کشف عورت (یعنی عضو مخصوص کے ساتھ برہنہ ہونا) کا اختیار (بجز مذکورہ دو صورتوں کے) نہیں دیا۔ برہنگی تو درکنار اسی طرح ب کا یہ کہنا کہ "کسی ایسے بھی مقام پر نہیں سوسکتے ہیں جس کے اوپر سائبان ہو" نہایت عجیب غریب معلوم ہوتا ہے۔ شاید "سائبان" کے بعد لفظ "نہ" کاتب سے سہواً چھوٹ گیا ہے۔ یعنی اصل میں "سائبان نہ ہو" ہے لیکن پھر بھی یہ مطلب صحیح نہیں ہے۔ حجاب اور محجور یا محجوب کا جو لفظ ہے اس سے وہی مقصد ہے جو اوپر بیان کیا گیا۔

غرض الف اور ب دونوں نے اس حدیث کا جو مطلب بیان کیا ہے کوئی بھی صحیح نہیں ہے۔

کما لا یخفی علی من لہ ادنیٰ مہارۃ بالاحادیث النبویۃ۔ فقط۔

ناظرین خط و کتابت کرنے وقت چٹ نمبر اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھ کر بھیجا کریں۔ (منیجر)

ولادت خسرو۔ ابوالحسن امیر خسرو دہلوی کی ولادت (۸۶۲) [illegible]

فتاویٰ

س ۲۳۴} ایک شخص ایک عورت خریدتا ہے لونڈی کے طریقے پر لیکن نکاح نہیں کرتا بغیر نکاح اپنے کام میں لاتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ لونڈی خریدی ہوئی ہے تو کیا یہ جائز ہے؟ (خریدار اہلحدیث نمبر ۲۲۰۰)

ج ۲۳۴} آج کل لونڈی کوئی نہیں۔ یہ عورتیں تمام آزاد ہیں اور آزاد کو غلام بنانا موجب لعنت ہے۔ شخص مذکور بغیر نکاح کے ملاپ کرتا ہے تو زانی ہے۔ (نوٹ) واضح رہے کہ آج کل جو عورتیں فروخت کی جاتی ہیں۔ یہ قانوناً و شرعاً ناجائز ہے۔ اللہ اعلم!

س ۲۳۵} میت کو دفن کرنے کے بعد سرہانے کھڑے ہو کر سورہ بقر کا پہلا رکوع اور پاؤں کی طرف سورہ بقر کا آخری رکوع پڑھتے ہیں تو یہ ہاتھ اٹھا کر پڑھے یا ایسا ہی پڑھے اور اتنا ہی پڑھے یا اور زیادہ؟ (سائل مذکور)

ج ۲۳۵} قبر کے سرہانے یا پاؤں کی طرف سورہ بقرہ کا اول آخر علی الترتیب پڑھنا بعض صحابہ کا فعل ہے۔ ملاحظہ ہو مشکوٰۃ۔

س ۲۳۶} جمعہ کا خطبہ زوال سے پہلے پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۲۳۶} آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ بعض علماء کا قول ہے۔ اللہ اعلم بالصواب

س ۲۳۷} پتنگ کی تجارت جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۲۳۷} پتنگ بازی فی نفسہٖ لہو و لعب ہے اس کی تجارت بھی اسی حکم میں ہے۔ اللہ اعلم!

س ۲۳۸} ایک میت کی لاش کو تین روز کے بعد دفن کرنے کا موقع پڑا تو اوس کی نماز جنازہ سامنے لاش رکھ کر پڑھی جائے یا کس طریقے سے کیونکہ لاش میں تعفن پیدا ہو گئی ہے اور ایک شخص بوجہ تعفن و قرابت طبی کے سامنے لاش رکھ کر نماز پڑھنے سے متنفر ہے تو وہ معذور سمجھا جائیگا یا عنداللہ ماخوذ ہوگا دیکھے از خریدار اہلحدیث)

ج ۲۳۸} شخص مذکور بہتر ہے کہ دور کھڑا ہو کر نماز جنازہ پڑھ لے۔ ترک نہ کرے۔ اگر ترک بھی کر دے تو عنداللہ ماخوذ نہیں۔ کیونکہ جنازہ فرض کفایہ ہے۔ اللہ اعلم!

س ۲۳۹} ہمارے شہر میں ایک مسجد اہلحدیث ہے۔ جس میں فجر و ظہر و عصر کی دو دو جماعتیں ہوتی ہیں ایک اول وقت پر اور دوسری جماعت آدھا گھنٹہ اور سوا سوا گھنٹہ دیر بعد ہوتی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ جو شخص پہلی جماعت میں نماز پڑھ لے اور پھر اسی جگہ ورد وظیفہ کے لئے بیٹھا رہے اور پھر دوسری جماعت شروع ہو تو اس وقت اپنے وظیفہ میں مشغول رہے یا دوسری جماعت میں دوبارہ نماز فریضہ کیلئے شریک ہو جائے؟

(ابو سعید عبدالرحمٰن قریہ کوٹی از ضیبوٹ)

ج ۲۳۹} سوائے نماز فجر و عصر کے دوسری نمازوں میں شامل ہو سکتا ہے۔ مغرب کی نماز ہو تو بہ نیت نفل تین رکعتیں امام کے ساتھ پڑھ کر ایک اور رکعت الگ پڑھ لے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مسلک کے مطابق نماز فجر و عصر بھی پڑھ سکتا ہے۔ ظاہراً یہ قول حضرت عائشہ کا حدیث کے خلاف ہے اللہ اعلم!

س ۲۴۰} سیاہ خضاب کا کیا حکم ہے؟ بعض علماء کالے خضاب کو جائز سمجھتے ہیں۔ (سائل مذکور)

ج ۲۴۰} صرف سیاہ خضاب منع ہے۔ مخلوط بالحناء جائز ہے۔ اللہ اعلم!

س ۲۴۱} بلا عذر ننگے سر نماز جائز ہے یا نہیں؟ بعض لوگ کہتے ہیں خذوا زینتکم عند کل مسجد۔ اس آیت کے تحت پگڑی زینت میں داخل ہے اور پگڑی کے بغیر نماز مکروہ ہے اور ننگے سر محض ضرورت کے وقت (جبکہ پگڑی نہ ہو تو) نماز جائز ہے۔ اللہ بعض لوگ ننگے سر پر مذاق اڑاتے ہیں۔ (سائل مذکور)

ج ۲۴۱} ننگے سر نماز پڑھنا بلا کسی قید کے جائز ہے مگر اس پر جھگڑنا اور اس کو تعامل بنانا صحیح نہیں۔ افضل یہی ہے کہ عمامہ یا ٹوپی وغیرہ رکھ کر نماز ادا کرے۔ لقولہ تعالیٰ خذوا زینتکم عند کل مسجد اللہ۔ اللہ اعلم!

نوٹ:۔ فتوے اسی قدر تھے۔ (مفتی)

اہل حدیث لیگ بھوارہ کا قیام

بتاریخ ۱۷ اگست ۱۹۳۹ء بعد نماز مغرب مسجد اہل حدیث بھوارہ راگھونگر میں زیر صدارت منشی عبدالعزیز اہل حدیث بھائیوں کا جلسہ عام منعقد ہوا۔ اور باتفاق آراء حسب ذیل تجویزیں پاس ہوئیں۔

(۱) جماعت اہل حدیث کی سیاسی تنظیم کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے اہل حدیث لیگ بھوارہ مدہوبنی کی تشکیل عمل میں آئی۔

(۲) جناب منشی عبدالعزیز صاحب رئیس اہل حدیث لیگ بھوارہ کے صدر اور عبدالظاہر سلفی مدرس مدرسہ اسلامیہ سکرٹری منتخب ہوئے۔

(۳) مجلس عاملہ کے اراکین کے انتخاب کا اختیار جناب صدر کو دیا گیا۔

خاکسار عبدالظاہر سلفی سکرٹری اہل حدیث لیگ بھوارہ

مدرسہ اسلامیہ گویاری

ریاست کچھ کی حالت بہت ابتر ہے۔ قحط سالی کی وجہ سے اس علاقہ کے لوگ کچھ امداد نہیں کر سکتے۔ اس لئے جملہ ناظرین کی خدمت میں التماس ہے کہ اس کی امداد فرما کر عنداللہ ماجور رہیں۔

پتہ:۔ متوہ میاں مصری مہتمم مدرسہ اسلامیہ دار النصیحۃ گویاری معرفت محمد طیب میاں جی احمد قصبہ کھاوڑہ ریاست کچھ بھوج۔

مضمون نگار حضرات مضامین صفحہ کاغذ کے صرف ایک طرف پختہ روشنائی سے صاف خوشخط لکھ کر بھیجا کریں۔ پنسل سے لکھنے کی تکلیف نہ فرمایا کریں ورنہ عدم اندراج کی شکایت بے معنی ہوگی۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

متفرقات

تحریک خاکساری تحریک خاکساری والا مضمون کتابت ہو رہا ہے۔ جن جن صاحبوں نے چندہ دینے کا وعدہ کیا ہے یا جمع کرنے کی اطلاع دی ہے وہ جلدی بھیجدیں تاکہ تخمینہ لگانے میں غلطی نہ ہو۔ اور جنہوں نے ابتک توجہ نہیں کی وہ بھی بہت جلد توجہ کریں۔ بعض اصحاب کی رائے ہے کہ یہ رسالہ ایک لاکھ کی تعداد میں چھپنا چاہئے۔ میرا خیال بھی یہی ہے کہ رسالہ اس شان سے شائع ہو کہ پھر ضرورت نہ پڑے۔ یہ رسالہ مفت تقسیم ہوگا۔ محصول ڈاک کے علاوہ فی نسخہ ۲ پیسے چندہ اشاعت ان لوگوں سے لیا جائیگا جنہوں نے امدادی رقم نہیں بھیجی ہوگی مگر جنہوں نے کچھ امدادی چندہ بھیجا ہوگا وہ اس سے مستثنیٰ ہونگے۔

پس احباب کرام رقوم چندہ جلدی بھیجدیں اور مطلوبہ نسخوں کی تعداد سے اطلاع دیں۔

حساب دوستاں مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار یا میعاد مہلت ماہ ستمبر میں ختم ہو جائیگی۔ اسلئے بذریعہ اعلان ہذا ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر آپ آیندہ اخبار کو بدستور جاری رکھنا چاہتے ہیں تو جلد از جلد

(۱) قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔

(۲) مہلت درکار ہو تو بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیں

(۳) اگر خریداری سے ہی انکار ہو تو بھی مطلع فرمائیں۔ اگر علیحدہ پوسٹ کارڈ تحریر کرنا نہیں چاہتے تو مہربانی فرما کر اخبار ہذا کے ہمراہ جو مطبوعہ چٹھی بذریعہ ڈاک ارسال کی جا رہی ہے۔ اس پر انکاری لکھ کر واپس کر دیں۔

ورنہ ۲۸ ستمبر تک انتظار کیا جاویگا اگر مرسلہ مذکورہ امور میں سے کوئی اطلاع دفتر ہذا میں نہ پہنچی تو مجبوراً ۲۹ ستمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جاویگا۔

مہلت ختم جن اصحاب کی میعاد مہلت اس ماہ ختم ہو رہی ہے ان کو خود ہی اپنے وعدہ کو ایفا کرنے کے لئے قیمت اخبار بھیجدینی چاہئے ورنہ مزید مہلت دیئے بغیر

اخبار بند کرنا پڑیگا۔

بیرون ہند کے خریدار حضرات بھی قیمت ختم ہونے کی اطلاع ملتے ہی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ پوسٹل آرڈر بہت جلد بھیجدیا کریں۔ تاکہ دفتر کو بار بار یاد دہانی کرانے کی ضرورت نہ رہے۔

۷۱۰ - ۲۰۵۳ - ۲۴۸۰ - ۳۰۰۴ -
۳۵۴۷ - ۳۹۰۴ - ۵۲۰۹ - ۵۶۲۳ -
۶۱۲۷ - ۶۷۸۹ - ۶۸۴۷ - ۷۱۲۰ -
۷۱۴۸ - ۷۱۵۲ - ۷۱۶۱ - ۸۱۸۶ - ۸۲۵۹
۸۵۳۱ - ۸۷۳۵ - ۹۱۰۰ - ۹۳۲۳ -
۹۴۳۱ - ۹۵۱۳ - ۹۶۱۱ - ۹۶۱۲ -
۹۶۳۱ - ۹۹۹۱ - ۱۰۰۱۸ - ۱۰۱۴۸ - ۱۰۳۷۹
۱۰۴۵۰ - ۱۰۷۲۶ - ۱۰۷۳۹ - ۱۰۷۴۶ -

غریب فنڈ

میں

عرصہ سے کوئی رقم نہیں آئی۔ اصحاب خیر ماہ رجب المرجب میں صدقات خیرات کرتے وقت اس فنڈ کا بھی خیال رکھیں اس فنڈ سے بہت سے نادار اور مفلس غرباء کے نام اخبار اہلحدیث جاری کیا جاتا ہے۔

۱۰۷۸۴ - ۱۰۹۷۳ - ۱۱۰۱۷ - ۱۱۱۱۲ -
۱۱۱۷۷ - ۱۱۲۰۵ - ۱۱۲۳۴ - ۱۱۲۵۲ -
۱۱۳۴۲ - ۱۱۴۴۳ - ۱۱۴۶۹ - ۱۱۵۷۵ -
۱۱۶۱۰ - ۱۱۶۸۲ - ۱۱۷۱۶ - ۱۱۸۵۶ -
۱۱۸۶۶ - ۱۱۹۰۶ - ۱۱۹۴۴ - ۱۲۰۲۶ -
۱۲۰۷۷ - ۱۲۰۸۵ - ۱۲۰۸۷ - ۱۲۱۸۸ -
۱۲۱۹۶ - ۱۲۲۰۶ - ۱۲۲۱۰ - ۱۲۲۳۷ -
۱۲۲۳۸ - ۱۲۲۴۰ - ۱۲۲۴۶ - ۱۲۲۵۲ -
۱۲۲۷۷ - ۱۲۳۴۶ - ۱۲۳۶۳ - ۱۲۳۷۰ -
۱۲۳۸۶ - ۱۲۳۹۹ - ۱۲۴۰۱ - ۱۲۴۰۷ -
۱۲۴۱۱ - ۱۲۴۱۴ - ۱۲۴۱۹ - ۱۲۴۲۲ -
۱۲۴۲۵ - ۱۲۴۲۶ - ۱۲۴۳۰ - ۱۲۴۳۱ -
۱۲۴۳۱ - ۱۲۴۳۲ - ۱۲۴۳۹ - ۱۲۴۶۷ -
۱۲۴۷۲ - ۱۲۴۷۳ - ۱۲۴۹۲ - ۱۲۴۹۹ -
۱۱۵۰۵ - ۱۲۵۰۷ - ۱۲۵۰۹ - ۱۲۵۱۹ -
۱۲۵۵۲ - ۱۲۵۵۸ - ۱۲۴۸۶ -

غریب فنڈ ۱۱۶۸۴ - ۱۱۹۲۸ - ۱۱۹۲۵
۱۲۰۰۷ - ۱۲۰۸۲ - ۱۲۰۸۶ - ۱۲۲۴۲ -
۱۲۴۳۴ - ۱۲۴۳۵ -

اہل حدیث کانفرنس جماعت اہل حدیث مالیگاؤں نے **جمعیت تبلیغ اہل حدیث پنجاب** کے لئے از چشتی محمد صدیق محمد فاضل تاندلیانوالہ ضلع لائلپور ۵ر

ضروری اعلان حسب تجویز مجلس شوریٰ مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھولپور جناب حافظ عبدالحمید صاحب منتظم مدرسہ ہذا بغرض حصول امداد بعہدہ سفارت مامور ہو کر دورہ شروع کر رہے ہیں۔ لہٰذا ارباب ثروت و علم دوست احباب سے درخواست ہے کہ حافظ صاحب موصوف کے ذریعہ مدرسہ کی مالی امداد میں پوری ہمدردی فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ امسال بوجہ اہم ضرورت خود سفارت کی صعوبت برداشت کر کے آپ حضرات کی خدمت میں حاضر ہو رہے ہیں۔ اگر کوئی صاحب براہ راست مدرسہ کی امداد فرمانا چاہیں تو پتہ ذیل پر خط و کتابت و ترسیل منی آرڈر فرماویں۔

عبدالحمید نائب سکرٹری مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھولپور۔ (۸ر برائے اشاعت فنڈ وصول)

تعمیر مسجد اہل حدیث مرزاپور کی اعانت کے لئے مولوی حافظ ابوالوحید محمد عبداللہ صاحب عقیل مئوی عنقریب مکرر دورہ شروع کرینگے۔ اصحاب خیر خصوصاً اہل حدیث حضرات اس کار خیر میں شریک ہو کر ثواب حاصل کریں۔

نوٹ مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں آمد و خرچ کا حساب انشاءاللہ علیحدہ شائع کیا جائیگا۔ (خلیل احمد خادم انجمن ہذا) (۸ر اشاعت فنڈ وصول)

نام غلط چھپ گیا "اہلحدیث" ۲۹ اگست ۱۹۳۹ء میں ایک مضمون بھوپال میں ایک دن میرے نام سے شائع ہے جو دراصل استاذی محترم مولانا عبدالمجید صاحب مہتمم مدرسہ محمدیہ کا مرقوم تھا۔ خاکسار نے تو صرف

بھنگوں کی دنیا۔ جھوٹے اور مصنوعی پیروں، صوفیوں (۴۴) فقیروں کے حالات۔ قیمت ۸ر پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ملکی مطلع

یورپ کا مطلع

غبار آلود نہیں ظلمت آلود ہے

جس اندوہناک واقعہ کا خطرہ عرصہ دراز سے لگا ہوا تھا وہ بالکل قریب آگیا ہے۔ یعنی جنگ یورپ سر پر آگئی ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ پرچہ جس میں یہ سطور لکھی گئی ہیں ناظرین کے ہاتھوں میں پہنچنے تک اعلان جنگ پر کتنے دن گذر چکے ہونگے۔

ہندوستان جو محاذ جنگ سے ہزاروں میل دور ہے اس میں بھی یہ علامات پیدا ہوگئی ہیں:۔

(۱) پنجاب میں دریاؤں کے پلوں پر پہروں کا انتظام کیا گیا ہے

(۲) فوجی ملازموں کی رخصتیں منسوخ کرکے ان کو فوراً طلب کیا گیا ہے۔ آخری ہفتہ کی تعطیل بند کی گئی ہے۔

(۳) مرکزی ٹیلیگراف آفس پر فوجی پہرہ لگادیا گیا ہے

(۴) کراچی میں طیارہ شکن توپیں نصب کی گئی ہیں۔

(۵) غیر ملکی باشندوں کی نقل وحرکت کی نگرانی ہونے لگی ہے

(۶) فوجوں کی نقل وحرکت شروع ہوگئی ہے۔ ہندوستان سے دو فوجیں ایک جزیرہ نمائے ملایا کو دوسری مصر کو بھیجی گئی ہیں۔

غرض اس وقت یورپ کا مطلع اس حدیث کے ماتحت آگیا ہے۔ جس میں ذکر ہے کہ حضور علیہ السلام نے عرب کی آیندہ پریشانیوں کو بحالت کشف دیکھ کر فرمایا تھا۔

ویل للعرب من شر قد اقترب

(عرب کے لئے افسوس ہے اس شر سے جو قریب آگیا ہے)

اب تو اس حدیث کے الفاظ میں تصرف کرکے یوں کہنا چاہئے

ویل للاروپ من شر قد اقترب

(یورپ کیلئے افسوس ہے اس شر سے جو قریب آگیا ہے)

یورپ کے شر میں ہندوستان اور دیگر ممالک بھی حصہ دار ہونگے۔ یہ لڑائی کس سازوسامان سے ہوگی اس کی بابت یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ

لا عین رأت ولا اذن سمعت

بندوق کی ایجاد سے تیروکمان چھوٹ گئے پھر توپ کے سامنے بندوق ماند پڑگئی۔ اب توپ کا استعمال بھی بہت کم ہوگا۔ اس کی بجائے ایسے ایسے گیسوں سے کام لیا جائیگا۔ جن کا پورا علم ہم ہندوستانیوں کو نہیں ہے اور نہ ہوسکتا ہے۔

کم بخت جرمنی تو اپنے سازوسامان کے بل بوتے پر یہاں تک مغرور ہوگیا ہے گویا وہ کہہ رہا ہے ؎

نہ پیروئ قیس نہ فرہاد کرینگے
ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کرینگے

باوجود اس ظلمت پر ظلمت کے امریکہ کے پریزیڈنٹ (مسٹر روزویلٹ) ابھی تک صلح کی کوشش کررہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے جرمنی، پولینڈ اور شاہ اطالیہ کے نام حسب ذیل تجاویز ارسال کی ہیں:۔

(۱) غیر جانبدار مصالحتی کمشن مقرر کئے جائیں۔

(۲) آپس میں صلح صفائی سے جھگڑے نپٹائے جائیں اور کسی غیر جانبدار ملک کو یا امریکہ کی کسی ریاست کو ثالث مقرر کرلیا جائے۔ (۳) خاص وصہ کے لئے عارضی صلح کرلی جائے تاکہ معاملہ پر ٹھنڈے دل سے غور کیا جاسکے۔

ہٹلر سے خطاب ہر ہٹلر کو مسٹر روزولٹ نے لکھا ہے کہ آپ نے میری اپریل والی اپیل کا ابھی تک کوئی جواب نہیں دیا۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اب بھی صلح صفائی سے معاملہ طے کیجئے اور طاقت کے استعمال تک نوبت نہ آنے دیجئے۔ امریکہ کے تمام باشندے طاقت اور زور سے مطالبات منوانے کے سخت خلاف ہیں۔ اسی طرح وہ اس چیز کے بھی مخالف ہیں کہ کوئی حکمران اپنے مقصد کے حصول کے لئے لاکھوں بندگان کو ہلاکت کے گڑھے میں دھکیل دے میں اہل امریکہ کی طرف سے درخواست کرتا ہوں کہ میں نے جو تین طریقے پیش کئے ہیں ان میں سے کسی ایک کو اختیار کیجئے۔"

(انقلاب لاہور ۲۷ اگست ۱۹۳۹ء)

اہلحدیث ان تجاویز کے جواب میں اگرچہ جرمنی کے ڈکٹیٹر (ہر ہٹلر) نے شرائط مصالحت حکومت برطانیہ کو بھیجدی ہیں جن پر غور کیا جارہا ہے۔ لیکن باخبر حلقوں کو معلوم ہے کہ ہر ہٹلر نے معاہدہ میونخ میں برطانیہ اور فرانس کے ساتھ اس شرط پر مصالحت کی تھی کہ وہ جرمن اکثریت والا علاقہ (سوڈیٹن لینڈ) حاصل کرنے پر کفایت کریگا اور مزید پیش قدمی نہیں کریگا۔ اہلحدیث نے اس وقت جو رائے ظاہر کی تھی آخر وہی صحیح ثابت ہوئی۔ یعنی شیخ سعدی مرحوم کے فلسفہ سیاست کے ماتحت جو آپ نے سلطنتوں کے متعلق عموماً اور دول یورپ کے متعلق خصوصاً اس شعر میں بیان کیا ہے

؎ ہفت اقلیم ار بگیرد بادشاہ
ہمچناں در بند اقلیمے دگر

ہر ہٹلر نے جیکوسلواکیہ سارے کا سارا ہڑپ کرلیا اور برطانیہ وفرانس صرف زبانی احتجاج کرکے رہ گئے

تبرا ایجی ٹیشن لکھنؤ اور خاکساری ڈکٹیٹر

ناظرین باخبر ہونگے کہ تبرا ایجی ٹیشن لکھنؤ اپنی شان میں مسلمانان ہندوستان کے لئے آج کل سخت تکلیف دہ ثابت ہورہا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر لکھنؤ کی یہ دونو جماعتیں (شیعہ وسنی) اسلو جنگ کے ذریعہ لڑ کر مٹ جاتیں تو مسلمانان ہند بلکہ مسلمانان دنیا کو اتنا رنج نہ ہوتا جتنا آج کل ہورہا ہے۔

ڈکٹیٹر خاکساران (مشرقی صاحب) نے اس میں دخل دیا۔ مگر چونکہ اپنی حیثیت سے بڑھ کر نمائش دکھائی۔ اس لئے ان کو سخت ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا اس سلسلہ میں آپ کے قلم سے عجیب وغریب بیانات شائع ہوئے۔ آپ کے یہ فقرے خصوصاً قابل غور ہیں کہ

"اگر حکومت (یوپی) لکھنؤ نے ہمارے تعاون کو منظور نہ کیا یا اس غرض کو تسلیم نہ کیا کہ ستی اور

(۸۶۵۰)

شیعہ اصحاب میں بہ زور صلح کرانا حکومت کا کام ہے تو ہمارے دل میں حکومت یوپی کی نیت اور رعیت پروری کے متعلق خطرناک شکوک پیدا ہو جائینگے۔ جس کا نتیجہ سوائے اسکے نہ ہوگا کہ ہم اس ظلم کو دنیا سے نیست و نابود کرنے کیلئے سرکف ہو جائیں اور اپنے خون کا آخری قطرہ یوپی کی وزارت کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کیلئے بہادیں۔" (الاصلاح لاہور ۱۸۔ اگست ص۳)

ناظرین ملاحظہ کریں اس قسم کا تہدید آمیز مضمون کوئی حکومت برداشت کر سکتی ہے؟ اسی لئے حکومت یوپی نے مشرقی صاحب کو جو جواب دیا ہے ہماری رائے میں وہ کچھ غیر موزوں نہیں ہے۔ حکومت کا جواب خود پرچہ "الاصلاح" ۲۵۔ اگست میں چھپا ہے اور جو خاکساران سندھ کے ناظم اعلیٰ مقیم لکھنؤ کی طرف سے بذریعہ تار مشرقی صاحب کو پہنچا ہے۔ اسکے اصل الفاظ یہ ہیں:۔

"حکومت یوپی ۱۸۔ اگست کے "الاصلاح" کی دھمکی کی بنا پر خاکسار تحریک کے ساتھ تعاون کرنے سے انکار کرتی ہے۔" (الاصلاح ۲۵۔ اگست ص۴)

حکومت یوپی کا انکار لاہور کے روزانہ اخبارات "پرتاپ"، "انقلاب" وغیرہ نے ان الفاظ میں شائع کیا ہے:۔

"لکھنؤ ۲۴۔ اگست۔ تحریک خاکسار کے لیڈر علامہ مشرقی نے حال ہی میں اپنے اخبار میں شیعہ سنی تنازعہ کے سلسلہ میں یوپی گورنمنٹ کے خلاف جو غیر ذمہ دارانہ مضامین شائع کئے ہیں اور جن میں ایک کے ذریعہ یوپی گورنمنٹ کو دھمکی دی گئی ہے کہ اگر اس نے شیعہ سنی تنازعہ کو ختم کرانے کی کوشش نہ کی تو ایک لاکھ خاکسار لکھنؤ پہنچ کر یوپی گورنمنٹ کی اینٹ سے اینٹ بجا دینگے۔ ان کی وجہ سے تحریک خاکساران کے متعلق یوپی کے سرکاری حلقوں کی رائے میں ...اری تبدیلی واقع ہو گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے گورنمنٹ نے علامہ مشرقی کو مطلع کر دیا ...تنازعہ کے متعلق یوپی گورنمنٹ ان سے کسی قسم کی گفت و شنید کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اور نہ ہی انہیں ذمہ دار شخص سمجھتی ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ یوپی کے خاکساروں کے لیڈر نے وزیر اعظم یوپی سے انٹرویو کرنے کی کوشش کی۔ لیکن وزیر اعظم نے ملاقات کرنے سے صاف انکار کر دیا۔"

(پرتاپ لاہور ۲۶۔ اگست ۱۹۳۹ء)

اسی کے قریب قریب الفاظ "انقلاب" ۲۶۔ اگست میں شائع ہوئے ہیں۔

ماسٹر عنائت اللہ اگر سیاست سے واقف اور قانون دان ہوتے تو مقولہ مشہور "ایاز قدر خود بشناس" کے ماتحت گفتگو کرتے۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ پنجاب کا چیف جج جو ایک معنی سے پنجاب کا بے تاج بادشاہ ہے جس کا ایک ایک لفظ صوبے کے لئے قانون کا حکم رکھتا ہے وہ بھی یوپی، بنگال وغیرہ صوبوں کے وزرائے اعظم کو ان الفاظ سے مخاطب کرے تو وہی جواب پائیگا جو ماسٹر عنائت اللہ نے پایا ہے اس کی تفصیل ہم آئندہ کسی پرچے میں کرینگے۔

ہم سچ کہتے ہیں کہ فلسفہ سیاست کا دیباچہ پڑھا ہوا شخص بھی ایسی حرکتیں نہیں کر سکتا جو مشرقی صاحب کر رہے ہیں۔ جب سے انہوں نے لکھنؤ ایجی ٹیشن میں دخل دیا ہے ہم ان کی تحریروں کو بغور دیکھتے رہے ہیں۔ آج جو تلخ نتیجہ ان کو پیش آیا ہے ہم پہلے ہی اس کو بھانپ چکے تھے۔

(نوٹ) کچھ مدت ہوئی آپ (مشرقی صاحب) اپنے چند اتباع کے ساتھ دفتر اہلحدیث میں آئے تھے۔ معمولی مزاج پرسی کے بعد اثنائے گفتگو میں میں نے اپنی سمجھ کے مطابق ان کی تحریروں پر کچھ اظہار خیال کیا۔ جو اس زمانے میں اتنی زیادہ سخت نہ تھیں جتنی آج کل ہیں۔ ان کے نتیجہ سے ان کو آگاہ کیا تو انہوں نے از خود یہ کہا کہ میں جان گیا ہوں کہ آپ سیاستدان ہیں۔ یہ بھی خود ہی کہا کہ میں آئندہ اس قسم کا جو مضمون لکھونگا پہلے اس کو آپ کے پاس بغرض اصلاح بھیجدیا کرونگا۔ صفحے کے ایک کالم پر لکھونگا اور دوسرا کالم آپ کی اصلاح کے لئے چھوڑ دونگا۔ مگر اس پر آج تک عمل نہیں ہوا وکفیٰ باللہ شہیدا۔

آخر میں ہم خاکسار تحریک کے ممبروں سے اتنا پوچھتے ہیں کہ ایسے دماغ کا مالک اور ایسی غلط راہ چلنے والا شخص کسی قوم کا رہنما ہو سکتا ہے؟

گر ہمیں مکتب است و ایں ملا
کار طفلاں تمام خواہد شد

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی مجلس شوریٰ کا ایک اجلاس بتاریخ ۱۹۔ اگست ۱۹۳۹ء کو دفتر آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس میں منعقد ہوا جس میں کنور حاجی محمد اسماعیل علی خان صاحب کے پیش کردہ مسودہ قانون دہلی مساجد ایکٹ پر غور کیا گیا۔ حاجی محمد صلح صاحب جلسہ کے صدر تھے مجلس نے کافی بحث کے بعد طے کیا کہ اس مسودہ کی آخری دفعہ یعنی دفعہ ۱۶ کو جس کی رو سے جامع مسجد دہلی اور مسجد فتحپوری کے علاوہ دیگر مساجد اور ان کے اوقاف کا انتظام بھی مجوزہ کمیٹی کے ہاتھ میں آسکیگا۔ مسودہ مذکور سے حذف کرانے کی کوشش کی جائے۔ اس لئے کہ جہاں تک جماعت اہل حدیث کا تعلق ہے اس جماعت کے اوقاف اور ان کی مساجد کی بد انتظامی کی کوئی شہادت موجود نہیں ہے اور نہ کسی نے اسکی کوئی شکائت کی ہے کہ اسکی بنا پر کانفرنس کی مجلس شوریٰ ان کے انتظامات کو خراب تسلیم کرے اور انکو مجوزہ کمیٹی کے سپرد کئے جانے پر راضی ہو جائے۔

مجلس شوریٰ نے کنور صاحب کی اس تجویز کو بہت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ دیکھا کہ انہوں نے مجوزہ کمیٹی کی رکنیت کے لئے حنفی کی شرط لازم قرار دیدی ہے۔ مجلس شوریٰ مذکور کی رائے میں ان کی اس تجویز سے مسلمانوں میں فرقہ وارانہ اور جماعتی منافرت اور اختلاف کا دروازہ بلاوجہ کھل جاتا ہے۔ اس لئے مجلس کی رائے میں اس شرط کو بھی حذف کرانے کی کوشش ہونی چاہئے۔ شوریٰ میں تقریباً بیس حضرات شریک تھے جن میں سے

مدیر محمدی۔ حاجی محمد صلح صاحب۔ مولانا شرف الدین صاحب۔ مولانا محمد یونس صاحب۔ حاجی محمد شفیع صاحب کھتوریہ۔ مولانا ...

حسن البیان - مولانا شبلی مرحوم کی کتاب سیرۃ النعمان کا مدلل جواب ... (ملنے کا پتہ: منیجر اہلحدیث)

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث وحرمنا خریداران اہلحدیث

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ کھانسی۔ درد۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جانے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ/ آدھ پاؤ ۳ پاؤ بھر ۵ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصولڈاک علیحدہ ہوگا۔ اطلاع بر ہماسے ایک پاؤ کی قیمت مع محصولڈاک پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ ترین شہادات

جناب مولوی گلزار احمد صاحب شاہزاد پور۔ میں علی الاعلان ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ مومیائی ایک ایسی فائدہ بخش دوا ہے جس کی صفت بیان کرنے کیلئے مجھے کوئی لفظ نہیں ملتے۔ مریض بہت دق کرتے ہیں اسلئے ایک مریض کیلئے ایک چھٹانک ارسال فرمائیں۔ (۱۰ جولائی [illegible])

جناب عبد اللہ صاحب ہیڈ ڈرائیور مرزا پور۔ تین چھٹانک تین آدمیوں کے لئے مومیائی منگوائی تھی۔ فوائد میں بے نظیر رہی مگر مرض ابھی دور نہیں گیا۔ پہلے تینوں شخصوں کے لئے تین ڈبے ایک ایک چھٹانک وی پی ارسال فرما کر شکر گذار فرمائیں۔ (۴ جولائی [illegible])

ملنے کا پتہ۔ حکیم محمد مسعود افغان

مہتمم [illegible] امرتسر

حضرت سید احمد شہید و مولانا اسمٰعیل شہید

تیرھویں صدی کے مجدد اعظم، محی السنہ مجاہد اکبر حضرت سید احمد شہید رائے بریلوی اور آپ کے خلیفہ و وزیر ناصر السنۃ قامع البدعۃ، خالد ثانی، مجدد الاسلام مولانا محمد اسماعیل شہید کے نام نامی سے ہندوستان کا کون مسلمان ناواقف ہے۔ لیکن "شہیدین" کے مجددانہ کارنامے، احیاء سنت، تنظیم ملت اور اقامت خلافت کی محیر العقول کوششیں، انکے بے نظیر نظام شرعی کی برکات، اُن کی تحریک جہاد کے صحیح مقاصد و اسباب، ان کے رفقاء و متبعین کے سحر انگیز و دلآویز اخلاق و اوصاف، قربانی و ایثار، جہاد فی سبیل اللہ اور صبر و استقامت کے رقت انگیز حالات اور ہندوستان میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی صحیح تاریخ (عام مسلمانوں کو چھوڑ کر) آپکی مخصوص جماعت کے بہت سے لوگ بھی نہیں جانتے۔ اسوقت تک جتنی کتابیں ان دونوں بزرگوں کے حالات میں لکھی گئی ہیں (خدا انکے مصنفین کو جزائے خیر دے) وہ بوجوہ چند تمام پہلوؤں پر حاوی نہیں ہیں۔ ہندوستان کے محبین سنت کو مژدہ ہو کہ حضرت سید صاحب کے خاندان کے ایک فرد مولانا سید ابو الحسن علی ندوی استاد دار العلوم ندوۃ العلماء نے طویل مطالعہ اور جستجو کے بعد "سیرت سید احمد شہید" کے نام سے کتاب تالیف فرمائی ہے جو اس موضوع پر سب سے زیادہ جامع اور مستند کتاب ہے جس کی تالیف میں خاندانی کاغذات، سرکاری رپورٹوں، اردو فارسی، انگریزی قلمی و مطبوعہ کتابوں سے پورا فائدہ اٹھایا گیا ہے۔ کتاب کی ضخامت ۴۸۰ صفحہ، کتابت طباعت عمدہ، جلد سنہری خوبصورت۔ ابتداء میں علامہ سید سلیمان ندوی کا ۱۳ صفحہ کا فاضلانہ و بصیرت افروز مقدمہ ہے۔ قیمت مجلد ۳ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ تاجران کتب کمیشن بذریعہ خط و کتابت طے کریں۔

(ملنے کا پتہ)

محمد معین الدین کتب خانہ [illegible] گوئن روڈ لکھنؤ

نوٹ۔ صرف پنجاب کے احباب جانب سول ایجنٹ

مولوی عبد الحق خان مہتمم مدرسۃ البنات جالندھر سے منگوائیں۔

بچوں اور مبتدیوں کے لئے

صحیح اور خوشنما معرا قرآن مجید بطرز آسان کی خصوصیت اسکے حرف کا اعراب اپنے ہی حرف کے ساتھ ہے۔ الفاظ بھی عمدہ طریق سے علیحدہ لکھے ہوئے ہیں۔ رموز اوقاف کی تشریح اور سورتوں کے نمبر بھی درج ہیں۔ حسب ذیل پتہ سے نمونہ منگا کر تجربہ فرمائیے۔

ہدیہ قسم اول مجلد سنہری تین روپے ۳

ہدیہ قسم دوم مجلد سنہری دو روپے چار آنے ۲

قاعدہ تعلیم القرآن مع نماز بطرز آسان اسی طرز پر طبع کیا گیا ہے۔ قیمت ڈیڑھ آنہ۔ ملنے کا پتہ:

الفرقان بیرون [illegible] روڈ۔ لاہور

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ ساٹھ روپے

فی جلد ۱۵

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ۔ مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی

حافظ محمد ایوب خان غزنوی

مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

(۸۹۷)

فن خوشنویسی سے واقفیت حاصل

معلم خوشنویسی کرنی منظور ہو تو کتاب ہذا ضرور منگوائیں۔ اور اپنے بچوں کو خوشخطی سکھائیے قیمت ۳/ ملنے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

کم از کم

۱۹

سخہ صد پیہ روزانہ بالکل مفت پیدا کرنے کی نہایت لاجواب ترکیب۔ محصول ڈاک کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر مفت طلب فرمائیے۔ نوٹ بہ حلفیہ تحریر کہ کسی دوسرے کو بتایا نہیں جائیگا۔ آنا ضروری ہے۔

پتہ:۔ منیجر دار الکتب ہمدرد وطن رجسٹرڈ فتح آباد۔ ضلع حصار (پنجاب)

جلد مفت منگالو

رسالہ تندرستی اور جوانمردی کے راز

اس رسالہ میں ہر قسم کے بد ہا کے مجرب اور اکسیر نسخہ جات درج ہیں۔ اس کے پڑھنے سے فائدہ کثیر ہوگا۔ صرف ایک کارڈ لکھ کر مفت طلب کریں۔

منگوانے کا پتہ۔ منیجر اکسیر اعظم لنجبسی خزانہ گیٹ۔ کوچہ جٹاں۔ امرتسر

(۸۶۸) انقلاب افغانستان کے صحیح حالات

زوال غازی

سابق شاہ افغانستان (امان اللہ خان) کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات، ملک کے سوشل اور خوانین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے جب تک ختم نہ ہولے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ افغانستان چونکہ ہندوستان کی ایک ہی (اسلامی) سلطنت ہے اس لئے اسکے حالات سے ہر شخص کا واقف ہونا ضروری ہے۔ قابل دید ہے۔ ضخامت [illegible] کے ۲۵۹ صفحات۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۲؎۔ رعایتی [illegible]

(منگوانے کا پتہ)

منیجر اہلحدیث امرتسر

تصانیف مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری

نکاح آریہ

اس رسالہ میں آریہ دھرم کے احکام متعلقہ نکاح پر مندرجہ ذیل آٹھ عنوانات قائم کر کے اسلامی نکاح کی خوبی و فضیلت کو واضح کیا ہے۔ (۱) نکاح کی ضرورت اور غرض۔ (۲) نکاح کس عمر میں ہو۔ (۳) نکاح کس عورت سے ہو۔ (۴) بیاہ کی قسمیں۔ (۵) نکاح کرنے کا طریق۔ (۶) میاں بیوی کے ملاپ کا طریق۔ (۷) نکاح دائم۔ لازم غیر منفک عقد ہے یا قابل فسخ۔ (۸) نکاح بیوگان قابل دید ہے۔ قیمت ۳؎

نماز اربعہ

اس رسالہ میں ہر چہار مذہبوں (اہل اسلام عیسائیوں۔ آریوں اور ہندوؤں) کی نمازوں کا مقابلہ کرتے ہوئے غیر مذاہب کی نمازوں میں شرک اور اسلامی نماز میں اصل توحید کا نقشہ دکھایا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اسلام سے بڑھ کر کوئی مذہب توحید کو پیش نہیں کر سکتا۔ اور یہی اس کے منزل من اللہ ہونے کی دلیل ہے۔ قیمت ۲؎

ہندوستان کے دو ریفارمر

یعنی شری سوامی دیانند اور میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی دیگر اہل مذاہب کے متعلق بدزبانیوں کا نمونہ ان کے اپنے شیریں الفاظ میں دکھا کر نتیجہ ناظرین کی رائے پر چھوڑا گیا ہے۔ ۲؎

سوامی دیانند کا علم و عقل

اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ سوامی جی دوسرے مذاہب پر اعتراض کرنے میں تحقیق اور علم سے کام نہ لیتے تھے۔ قیمت ۱؎

کتاب الرحمن

آریوں کی جدید کتاب کلام الرحمن وید ہے یا قرآن؟ کا مکمل و مدلل جواب جو مولانا صاحب موصوف نے اپنی خاص نرالی طرز میں دیا ہے جس کے سامنے مخالفین نے بھی سپر ڈال دی ہے۔ لکھائی، چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت صرف ۹؎

کتب متعلقہ اہل حدیث

اہل حدیث کا مذہب

اہل حدیث کے مسلمہ مسائل کا مدلل بیان بعدہ دیگر فرقوں کے مسائل پر مختصر تنقیدی نظر۔ قیمت ۶؎

تقلید شخصی و سلفی

جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ سلف صالحین اخذ مسائل میں صرف قرآن و حدیث کو اپنا نصب العین بنا کے تھے اور کوئی کسی کا مقلد نہ تھا۔ قیمت ۵؎

حدیث نبوی اور تقلید شخصی

اس رسالہ کے پہلے حصہ میں حجیت حدیث شریف پر ناقابل تردید دلائل دیکر فرقہ اہل القرآن کا منہ بند کر کے دوسرے حصہ میں مقلدین اور غیر مقلدین علماء کی تحریروں کا اقتباس درج کر کے بتایا گیا ہے کہ اہل حدیث اور احناف کا نزاع لفظی ہے ورنہ اصل دونوں کا نصب العین ایک ہی ہے۔ اخیر میں تقلید شخصی کے اثبات پر چند دلائل نقل کر کے ان کی عالمانہ رنگ میں تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۳؎

آمین رفعیدین

مع ضمیمہ فاتحہ خلف الامام۔

ہر سہ مسائل پر عالمانہ بحث کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ یہ مسائل احادیث نبویہ سے ثابت ہیں۔ اور بعض مقتدر علماء احناف ان کے مسنون ہونے کے قائل ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۲؎

علم الفقہ

اس رسالہ میں بتایا گیا ہے کہ اصل علم فقہ عین قرآن و حدیث ہے اور اہل حدیث اصل علم فقہ سے منکر نہیں ہیں۔ قیمت صرف ۲؎

فقہ اور فقیہ

اس رسالہ میں علم فقہ کی حقیقت اور فقیہ کی جامع تعریف اور مسئلہ تقلید کا فیصلہ علمی اصول سے کیا گیا ہے۔ لکھائی چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت صرف ۴؎

(کتب منگوانے کا پتہ)

منیجر اہلحدیث امرتسر

رعایتی اعلان

بہارشباب حکیم اجمل خان صاحب کے والد ماجد حکیم محمود علی خان صاحب کی کتاب
یاۃ الابصار کا اردو ترجمہ۔ اصول مباشرت اور مردانہ و
نانہ امراض اور ان کی تشریح و علاج پر بہترین کتاب
ہے۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک ۱۲/ ۔ رعایتی قیمت عہ/

تاریخ اسلام اُردو زبان میں تاریخ اسلام کے متعلق جس قدر کتابیں لکھی
گئی ہیں۔ یہ کتاب بلحاظ واقعات، طرز تحریر، سیاق
عبارت۔ لکھائی، چھپائی سب میں بہتر ہے۔ سات
رنگوں سے چھپا ہوا نقشہ عرب اور رنگین سرورق نے
چار چاند لگا دیئے ہیں۔ ہندوستان کی اکثر سرکاری
ٹیکسٹ بک کمیٹی ہائے نے اس کو سرکاری مدارس
کے لئے بطور لائبریری و انعامی کتاب کے منظور کیا
ہے۔ مصنفہ مولانا اکبرشاہ خان صاحب نجیب آبادی
قیمت جلد اول چار روپے۔ قیمت جلد دوم چار روپے
جلد سوم تین روپے۔ مکمل گیارہ روپے۔ رعایتی عنہ/

شہدائے اسلام اس کتاب میں اُن پیشوایان دین اسلام کے سبق آموز حالات ہیں جنہوں
نے فقر و فاقہ کے باوجود اسلام کے اصول و ارکان کو
استوار و مستحکم کیا۔ اپنے اوپر تکلیف برداشت کر کے
تبلیغ اسلام کی۔ مؤلفہ مولانا عبدالسلام صاحب
ندوی۔ قیمت ۱۲/ ۔ رعایتی عہ/

سیر الصحابہ صحابہ کرام جیسی مقدس ہستیوں کے حالات۔ عقائد۔ عبادات۔ معاملات۔
حسن معاشرت۔ علوم و فنون اور زندگی کے مفصل حالات
اس کتاب میں [illegible] گئے ہیں۔ مؤلفہ مولانا سعید
[illegible] روپے۔ رعایتی للعہ/

[illegible]یات [illegible] زنانہ اسلامیہ سکولوں
[illegible] ہے۔ اس میں ۵۸
[illegible] کے حالات درج

ہیں۔ قیمت فی جلد ۳/ ۔ رعایتی ۲/۸ (ڈھائی روپے)

سیرت الحسین حضرت امام حسین علیہ السلام کے حالات زندگی۔ شہادت و
واقعات کربلا کی مفصل و مبسوط تاریخ معہ آپ کے مزار
کے فوٹو۔ چار رنگوں میں چھپا ہوا نفیس سرورق۔ قیمت
دو روپے دو آنہ (۲/۲) رعایتی ۱۲/

سیرت الکبریٰ ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مفصل
سوانحعمری مع فوٹو مزار۔ قیمت ۱۲/ ۔ رعایتی ۱۲/

ہدایت الہدایت حضرت امام غزالی رحہ کی کتاب کا اُردو ترجمہ۔ اس میں
اخلاق و آداب۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو نہایت
خوبی سے بیان کیا ہے۔ قیمت صرف ۱۲/ ۔ رعایتی ۸/

مشاہیر اسلام مختلف صوفیائے کرام و علمائے عظام۔ شہدائے ملت۔ غازیان
شمشیر بکف اور مجاہدین و سلاطین کے حالات زندگی
میں قابلدید کتاب ہے۔ قیمت حصہ اول ۳/ روپیہ
رعایتی عہ/ دو روپے

فلسفہ خواب اس کتاب میں خواب کا فلسفہ قدیم و جدید بیان کیا گیا ہے۔
اس موضوع میں اُردو کی یہ پہلی کتاب ہے۔ قیمت
صرف دس آنے (۱۰/) رعایتی ۸/

سیرت بلال حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مکمل سوانحعمری۔ نہایت
اعلیٰ پیرایہ میں۔ قیمت ۱۲/ ۔ رعایتی ۱۲/

سوانح حضرت ذوالنون مصری مشہور و معروف
ولی اللہ کی سوانحعمری۔ ارشادات و مقالات کا مجموعہ
پڑھ کر دل پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوتی ہے۔
اصل قیمت ۱۲/ ۔ رعایتی [illegible]

فاتح سندھ غازی محمد بن قاسم رح کی مکمل سوانحعمری سندھ اور والیان سندھ کی ابتدائی
حالت، لشکر اسلام کا اس کو فتح کرنا۔ غازیان اسلام
کا شوق جہاد یہ تمام حالات ناولانہ طور پر دلکش پیرایہ
میں لکھے ہیں۔ قیمت عہ/ ۔ رعایتی ۱۲/

پیارے نبی کے پیارے حالات
مصنفہ مولانا فیروز الدین صاحب ڈسکوی۔ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانحعمری۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے متعلق جس قدر بشارات و پیشگوئیاں توریت،
زبور اور انجیل میں موجود ہیں وہ سب درج ہیں۔
قیمت چھ روپے (۶/) رعایتی دو روپے ۲/

متوسط حمائل شریف خوبصورت مطبوعہ مصر مجلد اعلےٰ
کاغذ، طباعت، اعلیٰ۔ قیمت للعہ/ ۔ رعایتی ۶/

حمائل شریف مکتوبہ غازی اورنگ زیب عالمگیرؒ
مجلد و منقش۔ قیمت صہ/ ۔ رعایتی عہ/ ۔

ویدارتھ پرکاش مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب جو ویدوں کی تعلیم اور خود
ویدوں کے متعلق ناقابل تردید کتاب ہے۔ قیمت ۱۲/
رعایتی قیمت صرف ۵/

عقائد اسلام مصنفہ مولوی شمس محمدی صاحب مرحوم اصل قیمت ۳/ ۔ رعایتی ۲/

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (بزبان عربی) مولفہ مولانا ثناء اللہ
صاحب امرتسری۔ بڑی شان و شوکت اور حسن منظر سے
مقبول خاص و عام ہو چکی ہے۔ تفسیر مذکور جن اہل علم
حضرات نے دیکھی ہے بہت پسند فرمائی ہے۔ مفسرین کے
متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا کی عملی تصویر دیکھنی
ہو تو یہ تفسیر دیکھئے۔ ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے
استشہاد کیا گیا ہے۔ کاغذ مصری۔ لکھائی چھپائی
عمدہ۔ ضخامت ۴۰۴ صفحات ۲۲×۱۸/۴ ۔ اصل قیمت
للعہ/ ۔ رعایتی قیمت سے/

(۸۶۹)

کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

حکایات صحابہ رضی اللہ عنہم

یعنی

سچی کہانیاں

جس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حکایات - صحابی بچوں کے زہد و تقویٰ - شغف عبادات - علمی مشاغل - ایثار - ہمدردی بے مثل جرأت - حیرت انگیز جانبازی وغیرہ وغیرہ ایمان افروز حالات مندرج ہیں - قابل دید ہے - کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ - قیمت ۱۲ / [illegible]

[illegible] کی تشریح و تفہیم کے قواعد [illegible]

کنز المفردات

[illegible] ویدک نام - ڈاکٹری نام [illegible] ہر کیفیت مزاج یا تعریف [illegible] ہیں - نہایت سادہ اور عام فہم لفظوں میں کی گئی ہے [illegible] کے بعد بیماری کے اسباب اور اس کے پہچاننے کے طریقے نہایت خوبی سے بیان کئے گئے ہیں - قیمت ۶/ - جلد دوم ۸/ اس کتاب میں مفردات تیار [illegible] ہیں - جسے پڑھ کر آپ باسانی ہر قسم کی ادویات بنا سکتے ہیں - قابل دید ہے - قیمت ۸/

[illegible]

لکھے گئے ہیں جو کہ نہ صرف بے ضرر اور عمدہ خواص ہیں اور نہ ہی ان کی قدر خوراک زیادہ ہے - بلکہ ہر دوا نہایت نفیس اور ریئسوں و ماشوں کے حلیے سے استعمال کی جاتی ہے - حجم کتاب ۴۸۰ صفحات - قیمت صرف ۲ روپے

طبیب کامل المشہور مجرب خاص کا کوپیا حصہ اول

اس رسالہ میں عام امراض و پوشیدہ امراض کی یونانی و ڈاکٹری کی بہترین مجربات - آیورویدک طریقہ علاج کے مجربات [illegible] حکیم شریف خان صاحب، حکیم حافظ محمد [illegible] صاحب و دیگر مشہور اطبائے ہند کے منتخب بہترین مجربات درج ہیں - اس کے علاوہ [illegible]

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

اردو - انگریزی - ہندی - گورمکھی - لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ، خوشنما، اعلیٰ - رنگدار و سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے - اگر آپ چھپوانی کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، رجسٹر، دعوتی خطوط اور لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کر کے اپنے حسب منشا کام کرائیں - خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے -

منیجر ثنائی برقی پریس - ہال بازار امرتسر

الارشاد الیٰ سبیل الرشاد

مصنفہ مولانا ابو یحییٰ صاحب شاہجہانپوری - جو کہ عرصہ سے نایاب ہو چکی تھی - اب دوبارہ شائع کرائی گئی ہے - یہ کتاب اہل حدیث اور مقلدین میں فیصلہ کن ہے جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ بڑے بڑے فضلاء امت حدیث نبوی میں کم مایہ تھے - ثبوت میں تاریخی واقعات اور بزرگان دین کے اقوال اور آثار درج کی گئی ہیں - تمام کتاب میں یہی روش پائی جاتی ہے - مقلدین کے اہل حدیث پر ہر قسم کے اعتراضات کا دفعیہ کیا گیا ہے - تقلید شخصی کا اس طرح سے قلع قمع کیا گیا ہے کہ آپ پڑھ کر بے حد مسرور ہوں گے - طرز بیان نہایت دلکش اور عالمانہ ہے - ضخامت ۲۶×۲۰ کے ۲۰۰ صفحات - کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ - قیمت ۸/ - محصول ڈاک علیحدہ -

منگوانے کا پتہ :- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

کنز المجربات

مؤلف نے اس میں وہی نسخے درج کئے ہیں جو بار ہا تجربہ کی کسوٹی پر کسے جا چکے ہیں اور پھر لطف یہ کہ کتابی نسخے نہیں بلکہ صدری نسخے ہیں - یقیناً آپ کسی اور کتاب میں نہ دیکھیں گے - آپ اس کتاب میں ایسے نادر نسخے پائیں گے جو آج تک [illegible] رہے تھے - سب سے پہلے ہر شخص کو مختصر تشریح [illegible] کم علم بھی معلوم کر لیں کہ دماغ کیا چیز ہے - آنکھیں کیا ہیں - ناک کیا ہے - ان کے کیا کیا فائدے ہیں - ان کے بگڑنے سے کیا کیا [illegible]

ہو جائیں گے - جس میں صدہا سونے چاندی کے ورقوں میں لپٹی ہوئی گولیاں، کیف آور، فرحت افزا معجون، قوت بخش و فرحت بخش خمیرے، روح پرور معجون، لاجواب یاقوتیاں، حیات افروز، فرح افزا مفرحات، خالص و دلاوت نما مربے، مقوی حافظہ و نشاط آفریں حلوے، تسکین آمیز و عروق، حیرت انگیز، راحت خیز اطلیات، رسائن و مقویات، تمام تشریحات بصرف خوب صراحت [illegible] گئے ہیں - کتاب میں [illegible]

خود ذاتی و خاندانی مجربات کا بیان کیا گیا ہے - ہر شخص کو چاہئے کہ اس کو منگوا کر اپنے پاس رکھے - [illegible] کتابت، طباعت، کاغذ [illegible]

مؤلفہ حکیم ڈاکٹر محمد عبد اللہ

پتہ ملنے کا } منیجر [illegible]

[illegible]